http://www.khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۸ تا ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۹ تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۲۰

نادان ہو
اگر گوہر جو
بقا میں
چھپاؤ تم

امام مہدی اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

سات افراد کا قبولِ اسلام

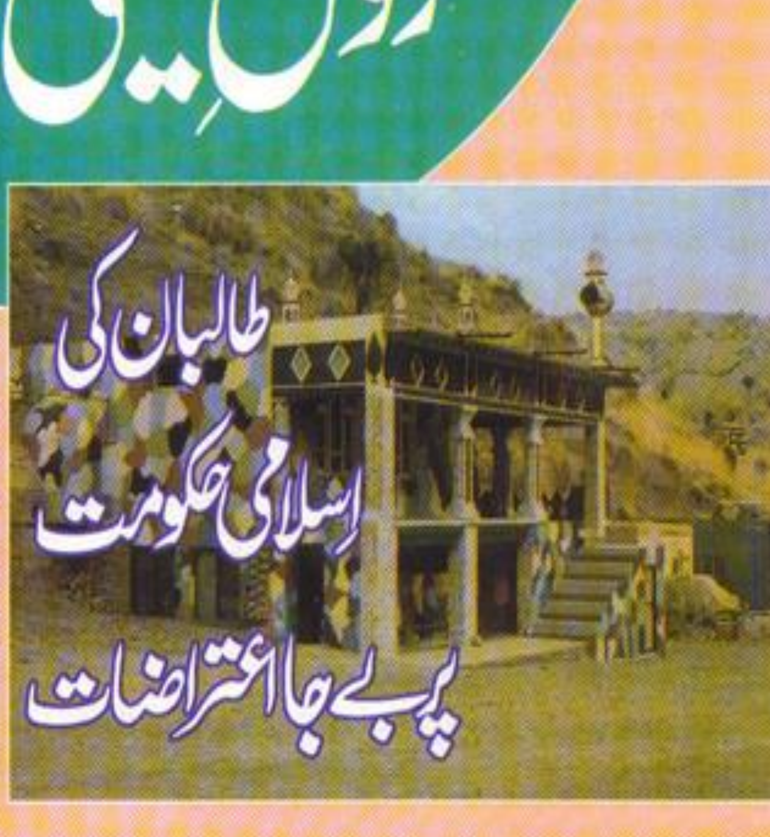

وحدت الادیان ایک خطرناک فتنہ

قیمت: ۵ روپے

غیر مسلم والدین اور عزیزوں سے تعلقات:

س...... میری تمام برادری کا تعلق ...... کافر طبقے سے ہے لور میں الحمد للہ حضور رسالت مآب ﷺ کے دامن رحمت کے نمک خواروں میں سے ہوں۔ حنفی مسلک کی رو سے مستند حوالہ جات سے فرمائیے کہ میرا ان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا' رشتہ داری' لین دین ہونا چاہئے کہ نہیں؟ عرصہ پانچ سال سے میرا اپنے دل کی آواز سے ان لوگوں سے خاص طور پر میل ملاپ قطعاً بند ہے۔ شریعت مطہرہ کی رو سے یہ بھی بتائیے کہ میرا اپنے والد کے ساتھ عمل کیسا ہونا چاہئے کہ جن کا تعلق بھی اسی کافر طبقے سے ہے۔ وہ قطعاً میری تبلیغ کا اثر نہیں لیتے بلکہ پیٹھ پیچھے مجھے بددعائیں اور گالیاں نکالتے ہیں۔ کیا مذہبی فرق کے ناطے سے جو گالیاں' بددعا مجھے پڑتی ہے کیا ان کی بھی کوئی حیثیت ہے کہ نہیں؟

ج...... والدین اگر غیر مسلم ہوں اور خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت ضرور کرنی چاہئے لیکن ان سے محبت کا تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایسے عزیز و اقارب سے بھی دوستانہ و برادرانہ تعلق جائز نہیں۔ آپ کے والدین کی بددعاؤں اور گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ وہ اس طرز عمل سے خود اپنے جرم میں اضافہ کرتے ہیں۔

غیر مسلم کے ساتھ دوستی:

س...... غیر مسلم کے ساتھ دعا سلام اور ان کو اپنے برتن میں کھانا پلانا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... غیر مسلم کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے مگر ان سے دوستی اور محبت جائز نہیں' ہم میں اور ان میں عقائد و اعمال کا فرق ہے۔

غیر مسلم کا کھانا جائز ہے لیکن اس سے دوستی جائز نہیں:

س...... میرا ایک دوست عیسائی ہے' میرا اس کے گھر روزانہ کا آنا جانا ہے اکثر وہ مجھے کھانا بھی کھلا دیتا ہے۔ کیا کسی غیر مسلم کے یہاں کھانا کھا لینا جائز ہے یا نہیں' کیونکہ جس پلیٹ میں ہم کھانا کھاتے ہیں ان میں تو اکثر وہ لوگ خنزیر وغیرہ بھی کھاتے ہیں۔

ج...... برتن اگر پاک ہو اور کھانا بھی حلال ہو تو غیر مسلم کا کھانا جائز ہے مگر غیر مسلم سے دوستی جائز نہیں۔

غیر مسلم اور کلیدی عہدے:

س...... ایک گروہ کہتا ہے کہ کافر کو کافر نہ کہو' کیا ان کا یہ قول درست ہے؟

ج...... قرآن کریم نے تو کافروں کو کافر کہا ہے۔

س...... کیا اسلامی مملکت میں کفار و مرتدین اسلام کو کلیدی عہدے دیئے جاسکتے ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہو تو یہ بتائیے کہ ان لوگوں کے اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز ہونے کی صورت میں اس اسلامی مملکت پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں؟

ج...... غیر مسلموں کو اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز کرنا بنص قرآن ممنوع ہے۔

مسلمان کی جان بچانے کیلئے غیر مسلم کا خون دینا:

س...... کسی مسلمان کی جان بچانے کے لئے کسی غیر مسلم کا خون دینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج...... جائز ہے۔

غیر مسلم کی امداد:

س...... ایک غیر مسلم کی مدد کرنا اسلام میں جائز ہے؟ میرے ساتھ کچھ کرسچن عیسائی مذہب کے لوگ کام کرتے ہیں جو اکثر و بیشتر مجھ سے مالی امداد کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہ امداد بھی بطور قرض ہوتی ہے کبھی وہ روپیہ لے کر واپس نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں کیا واقعی مجھے مدد کرنا چاہئے؟

ج...... غیر مسلم اگر مدد کا محتاج ہو اور اپنے اندر مدد کرنے کی سکت ہو تو ضرور کرنی چاہئے۔ حسن سلوک تو خواہ کسی کے ساتھ ہو اچھی ہی بات ہے البتہ جو کافر مسلمانوں کے درپے آزار ہوں ان کی اعانت و مدد کی اجازت نہیں۔

غیر مسلموں کے مندر یا گرجا کی تعمیر میں مدد کرنا:

س...... اسلام میں اس چیز کی گنجائش ہے کہ مسلمان حضرات اقلیتوں کو گرجا یا مندر وغیرہ بنانے میں مدد دیں اور اس قسم کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں؟ اس کو غیر متعصبانہ رویہ اور اقلیتوں سے تعلقات بہتر بنانے کا نام دیا جائے گو کہ اسلام میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی حاصل ہے لیکن ان کی حوصلہ افزائی کرنا کہاں تک ٹھیک ہے؟

ج...... اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی ہے۔ مگر اس کی بھی حدود ہیں' جن کی تفصیلات فقہ کی کتابوں میں درج ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ غیر مسلموں کی مذہبی آزادی مسلمانوں کی مذہبی بے عزتی کی حد تک نہیں پہنچنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایمان و عقل نصیب فرمائے۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۸ تا ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ ۔ مطابق ۹ تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۲۰

بیاد

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆ مولانا لال حسین اخترؒ
☆ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ مولانا محمد حیاتؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

☆ اردشیر کاؤس جی کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی (اداریہ) 4
☆ امام مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی) 6
☆ نادان ہو آگ کو جو قبا میں چھپاؤ تم (جناب محمد متین خالد) 9
☆ وحدت ادیان ایک نیا خطرناک فتنہ (حافظ اکرام الحق ربانی) 12
☆ طالبان کی اسلامی حکومت پر بے جا اعتراضات (مولانا فضل الرحمن) 15
☆ اسیرت .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 18
☆ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور ان کا انجام (مولانا عبد اللطیف مسعود) 19
☆ سات افراد کا قبول اسلام ..... عیسائیت سے اسلام کی جانب قدم 21
☆ عقیدۂ ختم نبوت اور وفاقی شرعی عدالت (مولانا نور الحق نور) 20
☆ اخبار ختم نبوت 23

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا عبد الرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل و ترئین: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۳۰ روپے، سہ ماہی: ۷۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔۳۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردشیر کاؤس جی کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی

کراچی کے اردشیر کاؤس جی صاحب اپنے آپ کو بہت بڑا دانشور تصور کرتے ہیں اور کراچی کے بڑے اخبار کے انگریزی مضامین نویس بھی ہیں اور ان کے قلم کی روانی اکثر وبیشتر اسلام کے خلاف چلتی ہے۔ کئی مرتبہ اخبارات کے ذریعے ان کے گوش گزار یہ بات کی گئی ہے کہ وہ اپنی دانشوری کو صرف اور صرف سیاسی موضوعات تک محدود رکھیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے طے کرلیا ہے کہ وہ اسلام دشمنی کا وطیرہ نہیں چھوڑیں گے اور انہوں نے اب کھلم کھلا اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی پر مضمون نویسی شروع کردی ہے' سب سے پہلے انہوں نے اذان کے بارے میں بکواس کی کہ اذان کی وجہ سے ان کی نیند پر اثر پڑتا ہے۔ پھر انہوں نے ایک مضمون میں بکواس کی کہ پاکستان کی بد قسمتی ہے کہ یہاں قادیانیوں کو کلمہ پڑھنے کی اجازت نہیں اور ان سے متعلق امتیازی قوانین ہیں' اس کے بعد انہوں نے ایک مضمون میں لکھا کہ نعوذباللہ' نعوذباللہ' نقل کفر کفر نباشد کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ ایک مضمون میں وہ لکھتا ہے کہ طالبان دہشت گرد ہیں اور حکومت پاکستان ان کو پال رہی ہے اور یہ افغانستان کے بعد پاکستان میں دہشت گردی کریں گے۔ کاؤس جی کی یہ ہرزہ سرائی کوئی نئی بات تو نہیں اس لئے کہ وہ غیر مسلم ہیں' وہ اپنے دل کا بغض ضرور ظاہر کریں گے لیکن پاکستان کی اس سے بڑی بد قسمتی کیا ہوگی کہ کاؤس جی اور ان کے ایک ساتھی ڈی سوزا کی پشت پناہی مسلمانوں کی ایک تنظیم (شہری تنظیم) سامنے آجاتی ہے۔ گزشتہ دنوں کاؤس جی اور ڈی سوزا کی جانب سے کراچی میں ایک دو مسجدوں کی تعمیر رکوانے کی اس لئے کوشش کی گئی کہ وہ غیر قانونی اور ناجائز تجاوزات کے ضمن میں آتی ہیں۔ اس شہری تنظیم کو بتایا گیا کہ مساجد کا قیام پاکستان کی ضرورت ہے۔ جب حکومت ہر جگہ مسجد کی جگہ نہیں چھوڑے گی تو لامحالہ ایسی جگہ مساجد بنائی جائیں گی' لیکن شہری تنظیم کی طرف سے اس سلسلے میں غلط طرز عمل کا مظاہرہ کیا گیا۔ اب جب اس سلسلے میں کاؤس جی اور ڈی سوزا کے خلاف جمعیت جاں نثاران کراچی نے بینر لگائے تو شہری تنظیم نے وہ بینر اتروا دیئے۔ گزشتہ دنوں جمعیت جاں نثاران اسلام نے ایک مذاکرہ کیا جس میں مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا غلام دستگیر افغانی' مولانا محمد احمد مدنی' قاری محمد عثمان' امیر زادہ خان' مولانا حبیب الرحمٰن' مولانا عبدالکریم عابد' مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کاؤس جی کی اسلام دشمنی پر روشنی ڈالی۔ ہم ان سطور کے ذریعے کاؤس جی پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں رائے زنی کسی غیر مسلم کو زیب نہیں دیتی۔ اور اسلام کوئی ایسا لاوارث مذہب نہیں کہ اس پر جو چاہے تبصرہ کرے' مسلمان ایسے شخص کی زبان کھینچنے سے گریز نہیں کریں گے جو اسلام کے خلاف بکواس کرے۔ اگر کاؤس جی راجپال ہندو یا اسی طرح کا کوئی گستاخ بننا چاہتے ہیں تو وہ کھل کر میدان میں آئیں۔ شہری تنظیم کو کیوں ڈھال بناتے ہیں۔ مفتی نظام الدین شامزئی نے واضح کردیا ہے کہ مسلم نوجوانوں کو ہم کسی صورت میں روک نہیں سکتے۔ اس لئے وہ باز آجائیں۔ بصورت دیگر ہم خود کاؤس جی کی زبان روکنے پر مجبور ہوں گے۔

شریعت بل............ حکومت مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لے

جناب نواز شریف صاحب نے اپنے اقتدار کو تحفظ دینے کے لئے پہلے شریعت بل کا شوشہ چھوڑا اور ایسا جوش دکھایا کہ جیسے ایک دن میں منظور کرالیا جائے گا اور پھر اس بل کو متنازعہ بنا کر قوم کو یہ تاثر دیا کہ پاکستان میں شریعت اور اسلام متنازعہ ہے۔ حیرت اور بدقسمتی کی بات ہے کہ شریعت بل پیش کرنے سے پہلے یا بعد میں نہ مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لیا' اپنی جماعت کو اعتماد میں لیا اور نہ ہی حزب اختلاف کو اس لئے اجمل خان خٹک' اجمل دہلوی اور دیگر مذہبی جماعتوں نے عندیہ دیا کہ شریعت سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا ہے' لیکن اس شریعت بل کی آڑ میں نواز شریف شریعت نافذ نہیں کرنا چاہتے بلکہ اپنے لئے کچھ ناجائز اختیارات حاصل کر کے آمر بننا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم نواز شریف صاحب سے یہی کہیں گے کہ آخر وہ شریعت کو کیوں متنازعہ بنانا چاہتے ہیں اگر وہ واقعی شریعت بل کے بارے میں مخلص ہیں تو تمام مذہبی جماعتوں کے قائدین کو بلائیں اور ان کو اعتماد میں لے کر صحیح معنوں میں نفاذ شریعت کا عمل مکمل کریں۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ﴿اگر حکمران مخلص ہوں تو ۱۹۷۳ء کا آئین بھی اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کافی ہے۔ آئین میں واضح ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے تحت دس سال کے اندر اندر تمام قوانین کو اسلامی بنا دیا جائے گا۔﴾ لیکن آج تک ان کو اسمبلی تک میں پیش نہیں کیا گیا۔ خود نواز شریف نے آج تک سپریم کورٹ میں دائر سود کے خلاف اپیل واپس نہیں لی' جمعہ کی چھٹی ختم کرنے کا غیر اسلامی حکم واپس نہیں لیا۔ آج وہ شریعت بل پیش کر کے اسلام کو متنازعہ بنانے کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں جس کو قوم کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔ ہم یہی کہیں گے کہ خدارا! اسلام پر رحم کریں اور دنیا کو یہ تاثر نہ دیں کہ پاکستانی قوم اسلام کے بارے میں دو رائے رکھتی ہے۔ یہ رائے اسلام کے بارے میں نہیں' نواز شریف کے غیر اسلامی شریعت بل کے بارے میں ہے' اس سے زیادہ کیا بدقسمتی ہو گی کہ مولانا محمد تقی عثمانی جیسے پر امید شخص نے بھی شریعت بل کو یتیم قرار دیا ہے۔ خدارا! شریعت کا نفاذ کرنا ہے تو مذہبی جماعتوں اور علماء کرام کو اعتماد میں لے کر شریعت کا عملی نفاذ کریں۔ قوم کے ساتھ مذاق نہ کریں۔

ربوہ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ۱۵' ۱۶ اکتوبر کو سترھویں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ کانفرنس اس سلسلے کی کڑی ہے جس کا آغاز امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیان سے کیا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد چنیوٹ میں اس کا سلسلہ شروع کیا گیا اور ربوہ شہر کھلا قرار دیا جانے کے بعد اس کا آغاز آج سے سترہ سال قبل ربوہ میں کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اس کانفرنس سے مقصد قادیانیوں کو ان کے گھروں پر جا کر اسلام کا پیغام پہنچا کر فرض کفایہ ادا کرنا ہے اور یہ فریضہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ادا کرتی رہے گی۔ ہم قادیانیوں کو یہی کہیں گے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹا دامن چھوڑ کر حضور اکرم ﷺ کا دامن رحمت تھام لیں ورنہ دنیا و آخرت کا خسارہ ان کا مقدر ہے۔ تمام مسلمان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ (آمین)

رپورٹ مفتی محمد جمیل خان

امام مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا تیرھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم سے خطاب

میرے بھائیو اور دوستو! رسول اللہ ﷺ کی ذات عالی کے بعد فتنوں کا دور شروع ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ:

﴿میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو اس طرح نازل ہوتے دیکھتا ہوں کہ جیسے بارش برستی ہے﴾ اور آنحضرت ﷺ کے بعد چودہ صدیاں گزر چکی ہیں پندرھویں صدی شروع ہو چکی ہے اب تو یہ عالم ہے کہ ایک فتنہ نہیں بلکہ ایک فتنہ سے کئی فتنہ پیدا ہو رہے ہیں نعوذباللہ۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے' آیئے حضرات دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ شانہ ان تمام فتنوں سے حفاظت فرما کر ہمیں ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت فرمائے۔ (آمین)

حضرت مہدی علیہ الرضوان رسول اکرم ﷺ نے ان کی تشریف آوری کی خبر دی تھی۔ ابوداؤد میں حدیث ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا ﴿میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور حق تعالیٰ شانہ ان کی نسل سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح سے وہ ظلم و ستم سے بھری ہو گی۔

یہ حضرت مہدی ہیں رضی اللہ عنہ۔ دو باتیں معلوم ہو گئیں' ایک یہ کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان اس وقت کے حاکم بن کر آئیں گے اور یہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی ہے۔ میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ آپ نے اپنے زمانہ میں کوئی آدمی سنا ہے کہ جو حاکم ہوا ہو کسی خطہ کا؟ معلوم ہوا کہ جو حاکم ہونے کے بغیر مہدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ دوسرا نمبر یہ کہ حضرت مہدی حضرت حسنؓ کی اولاد سے ہوں گے۔ باپ کی جانب سے حسنی ہوں گے اور ماں کی جانب سے حسینی۔ وہ حسنی اور حسینی نجیب الطرفین ہوں گے۔ آج تک کوئی آدمی تم نے دیکھا کہ جو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہو اور حکمران ہونے کا دعویٰ کرے اور یہ کہے کہ میں حضرت حسن کی اولاد سے ہوں؟

نمبر ۳۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿مہدی میری عترت میں سے ہو گا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہو گا۔ میرے باپ کے مشابہ اس کے باپ کا نام ہو گا اور میرے مشابہ اس کا نام ہو گا۔ یعنی میرے نام پر اس کا نام ہو گا اور میرے باپ کے نام پر اس کا نام ہو گا۔﴾ محمد بن عبداللہ مہدی کا نام محمد' اور ان کو کہیں گے رضی اللہ عنہ' ان کے والد ماجد کا نام ہو گا عبداللہ' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا۔ اس کے بعد ایک بات اور ارشاد فرمائی: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ﴿ایک خلیفہ کا انتقال ہو جائے گا تو حضرت مہدی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں آجائیں گے لوگوں سے روپوش ہونے کے لئے کیونکہ مکہ مکرمہ حرم ہے۔ کوئی یہاں کسی پر دباؤ نہیں ڈال سکتا۔ مکہ مکرمہ میں لوگ پہچان لیں گے تو زبردستی ان کو پکڑ کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کریں گے۔ جب لوگوں کو اس کی اطلاع ملے گی تو شام سے ایک جماعت ان کے مقابلہ کے لئے بھیجی جائے گی اور مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ﴿بیضا﴾ پر اس جماعت کو غرق کر دیا جائے گا۔ جب ان کے غرق ہونے کا چرچا ہو گا تو شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں آکر حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور بنو کلب کے لوگ حضرت مہدیؓ کا مقابلہ کرنے کے لئے آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو شکست سے دوچار کریں گے۔﴾ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ﴿ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو بنو کلب کے غنیمت میں شریک ہوں۔﴾ پورا عرب حضرت مہدیؓ کے زیر نگیں ہو جائے گا۔ اس کے بعد حضرت مہدی عیسائیوں سے جنگ کرنے کے لئے ملک شام چلے جائیں گے اور ان سے جنگ کرتے کرتے قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے وہاں پر جہاد جاری ہو گا کہ اتنے میں

اطلاع ملے گی کہ دجال کا ظہور ہوگیا۔ حضرت مہدیؒ چند آدمیوں کو اس کی تحقیق کے لئے روانہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿میں ان کو جانتا ہوں ان کے نانا دادا کو جانتا ہوں اور ان کی سواریوں کے رنگوں کو بھی جانتا ہوں۔﴾ جب یہ وہاں پہنچیں گے تو معلوم ہوگا کہ دجال کے نکلنے کی خبر صحیح نہیں تھی۔ اتنے میں دوسری خبر آئے گی کہ دجال نکل آیا اور یہ خبر سچی ہوگی۔ حضرت مہدی مع اپنے لشکر کے قسطنطنیہ سے واپس آکر دمشق میں ٹھہریں گے' دجال کی فوج حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی فوج کا محاصرہ کرے گی رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے اتنا مشکل وقت ہوگا کہ اس سے پہلے مسلمانوں پر اتنا مشکل وقت نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ پناہ عطا فرمائے۔ عین اس وقت جبکہ فجر کی اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا منارہ شرقی پر آسمانوں سے نزول ہوگا اور آواز دے کر کہیں گے کہ سیڑھی لاؤ۔ آسمان سے منارہ تک نیچے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بغیر کسی سیڑھی کے پہنچے اور جب زمین پر قدم رکھا تو قرآن کے احکام جاری ہو گئے' فرمائیں گے کہ سیڑھی لاؤ' چنانچہ سیڑھی لائی جائے گی اس سے قبل ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل نہیں ہوں گے کہ لوگ پریشانیوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوں گے کہ اے اللہ! مدد بھیج۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو آواز آئے گی۔ تمہاری فریاد پر پہنچنے والا تم تک پہنچ گیا تو لوگ کہیں گے کہ یہ کسی پیٹ بھرے کی آواز معلوم ہوتی ہے۔

بہرکیف حضرت مہدی اقامت کے بعد مصلیٰ پر جا چکے ہوں گے اور قریب ہوگا کہ اللہ اکبر کہہ کر تکبیر تحریمہ شروع کر کے نماز کا آغاز کریں کہ اتنے میں حضرت روح اللہ علیہ السلام زمین پر پہنچ جائیں گے۔ پیچھے سے لوگ کہیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئے۔ حضرت مہدیؒ اپنے مصلیٰ کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ جائیں گے اور کہیں گے۔ روح اللہ علیہ السلام آگے بڑھئے اور نماز پڑھایئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپکی دیتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے یہ نماز تم ہی پڑھاؤ کیونکہ اقامت تمہاری امامت کے لئے ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس امت کا ایک اعزاز ہے کہ ایک جلیل القدر پیغمبر اور روح اللہ اتر کر ایک امتی کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔ (سبحان اللہ) جب رکوع سے اٹھیں گے تو جس طرح دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے اسی طرح حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہیں گے ﴿اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کر دے﴾ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ راستہ کھول دو لوگ جب جگہ چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے راستہ بنائیں گے تو دجال کو پتہ چل جائے گا کہ مجھے کیفر کردار تک پہنچانے والے آگئے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح پگھلنا شروع ہوگا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اور بھاگ نکلے گا اور ﴿باب لد﴾ جہاں آج کل اسرائیل کا ایئرپورٹ ہے رسول اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ﴿باب لد﴾ سے پانچ گز کے فاصلہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لے جائیں گے۔ ﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا اس نیزہ سے دجال کو قتل کریں گے اور لوگوں کو دجال کا خون اپنے نیزہ پر لگا ہوا دکھائیں گے۔﴾ یہ میں نے بہت مختصر امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا واقعہ ذکر کیا ہے جو ہمارے عقیدہ کے مطابق پیش آنے والا ہے۔

اب لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ تو بہت سستی کھیر ہے' ہمارے شیخ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن مہدی کا تذکرہ کر رہے تھے اور زار و قطار رو رہے تھے' فرما رہے تھے کہ اگر ہمارے زمانہ میں تشریف لائے تو پتہ نہیں ہمیں اپنی فوج میں قبول کریں گے یا نہیں۔ دجال کون ہوگا' وہ کیا کارنامے انجام دے گا اس سے پہلے کیا حالات پیش آئیں گے' اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا تو اس کی روشنی کا رنگ سبز ذکر کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ اس انداز سے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا کہ ہم دروازے کی طرف دیکھنے لگے کہ کہیں دجال تو نہیں آگیا۔ دجال سے پہلے تین سال ہوں گے' پہلے سال دو تہائی بارش ہوگی ایک تہائی رک جائے گی دو تہائی غلہ پیدا ہوگا اور ایک تہائی غلہ رک جائے گا۔ دوسرے سال دو تہائی بارش نہیں ہوگی ایک تہائی بارش ہوگی اور دو تہائی غلہ نہیں پیدا ہوگا صرف ایک تہائی غلہ پیدا ہوگا۔ اور تیسرے سال نہ ایک قطرہ آسمان سے بارش کا

برسے گا اور نہ ایک دانہ غلہ زمین سے اگے گا یہ ارشاد فرما کر حضور اکرم ﷺ کسی ضرورت کے لئے گھر تشریف لے گئے' تھوڑی دیر بعد تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام کے تمام مسجد میں بیٹھے رو رہے تھے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا (پریشان ہونے کی زیادہ ضرورت نہیں' اگر میری زندگی میں آگیا تو میں خود نمٹ لوں گا۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر میرے بعد آیا تو ہر مسلمان اپنی ذات کا ذمہ دار ہے اور میں سب کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ فرمایا چالیس دن دجال زمین پر رہے گا پہلا دن ایک سال کا' دوسرا دن ایک ماہ کا' باقی ۳۷ دن باقی تمہارے دنوں جیسے۔ ان تمام دنوں میں وہ زمین کے چپے چپے پر پھر جائے گا۔ سوائے تین شہروں کے ایک مکہ مکرمہ' دوسرا مدینہ طیبہ' تیسرا بیت المقدس۔ ارشاد فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے ہر گلی کوچے پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے اور اس کو روک رہے ہوں گے۔ اور احد پہاڑ کے پیچھے اپنا ڈیرہ لگائے گا۔ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے' وہ زلزلے اتنے شدید ہوں گے کہ لوگوں کا اطمینان ختم ہو جائے گا اور کچے اور کمزور وہاں کے لوگ مدینہ منورہ سے نکل کر دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اب میں دو چار باتیں عرض کر کے ختم کرتا ہوں دسویں صدی میں جونپوری کا انتقال ہوا' اس نے مہدویت کا دعویٰ کیا' جب اس سے پوچھا کہ آپ تو مہدی ہیں' عیسیٰ کب آئیں گے؟ تو اس نے کہا کہ عیسیٰ پیچھے آئیں گے۔ ہدیہ مہدویہ ہمارے دفتر میں کتاب موجود ہے۔ اس کتاب کے لکھنے پر مولف نے جو مہدی قبیہ کے

پیروکار کو قتل کیا۔ یہ مہدی آج سے نہیں نکلنے شروع ہوئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلافت کے بعد مہدیوں کا زور شروع ہو گیا تھا۔ یہ مہدی ہے' وہ مہدی ہے سب کھوٹے سکے تھے۔ اور ایک ہمارے زمانہ میں ہوا' غلام احمد قادیانی لاحول ولا قوۃ الا باللہ' نعوذ باللہ' کبھی عیسیٰ کبھی موسیٰ بنا ہے' کبھی کچھ بنا ہے' کبھی کچھ بنا اور حقیقت میں کچھ ہی نہیں ہے۔ روٹی کمانے اور کھانے کا ایک ڈھنگ ہے' میں نے پہلے بھی اس کانفرنس میں کہا تھا آپ کو یاد ہو گا کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا طاہر کو جو غلام احمد کا پوتا ہے اس کو اپنے جھوٹے ہونے کا پکا یقین ہے۔ لیکن وہ لقمہ حرام جو منہ میں لگا ہوا ہے وہ نہیں اترتا' ورنہ یہ توبہ کر لیتا اور میں آج بھی اس کو کہتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اندھیرے میں نہیں ہیں۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایک بات بتا دی ہے۔ ایک ایک نقطہ واضح کر کے بتا دیا ہے اس لئے ہمیں تو کانے دجال کی ابھی فکر پڑی ہوئی ہے وہ بھی آنے والا ہے۔ تم تو بھول جاؤ گے' تیرا دادا بھی کانا دجال تھا۔ آج کے زمانہ میں ایک اور فتنہ کھڑا ہوا گوہر شاہی کا...... اللہ تعالیٰ کی شان ہے گوہر شاہی اس کا عقیدہ کیا ہے؟ اگر تفصیل سے بیان کروں تو وقت نہیں۔ ایک بات بتا دیتا ہوں' وہ کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں بس مجھ کو مان لو چاہے سکھ رہو' یہودی رہو' کچھ رہو مگر مجھے مان لو۔ معلوم ہوتا ہے کہ صرف روٹی کا چکر ہے' کہتا ہے کہ چاند پر تصویر نظر آتی ہے۔ حالانکہ کسی حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ نے نہیں فرمایا کہ چاند پر تصویر نظر آئے گی۔ اس کا نام ہے ریاض احمد گوہر شاہی اور امام مہدی رضی اللہ عنہم کا نام ہو گا محمد بن عبداللہ اور یہ جو نویں صدی میں محمد جونپوری ہوا' اس کو لوگوں نے اس لئے جھوٹا قرار دیا کہ اس کا سلسلہ نسب حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے بقول ان کے' جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت مہدی حسنی ہوں گے۔ ●●

بقیہ: وفاقی شرعی عدالت

البیان' جلد ۱۲' طبع دہلی۔

۹۔ مقبول احمد' ترجمہ و تفسیر قرآن' صفحہ ۵۰۷' طبع دہلی۔

حافظ فرمان علی ترجمہ و تفسیر قرآن' صفحہ ۵۸۵۔

زمخشری (۴۶۷۔۵۳۸ھ) تفسیر کشاف میں' قاضی بیضاوی (م ۶۸۵ھ) انوار التنزیل میں امام رازی (۵۴۳۔۶۰۶ھ) (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ میں امام نووی ۶۳۱۔۶۷۶) شرح مسلم' جلد ۲' صفحہ ۱۸۹ شرح مسلم جزء ۱۸' صفحہ ۷۵ میں' علاؤالدین بغدادی (۷۲۵ھ) تفسیر خازن' صفحہ ۴۷۱۔۴۷۲ میں' تفتازانی شرح عقائد نسفی' صفحہ' میں' ابن حجر عسقلانی (۸۴۹ھ) فتح الباری' جلد' ۶' صفحات ۳۱۵'۱۱۷ میں' بدر الدین عینی (م ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری' جلد ۱۲' صفحہ ۴۰ میں' قسطلانی (۸۵۱۔۹۲۳ھ) ارشاد الساری جلد ۶' صفحہ ۱۸ میں' ابن ہیثمی (۹۰۹۔۹۷۳ھ) فتاوی حدیثہ' صفحات ۱۲۸۔ ۱۲۹ میں' شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۹۵۸۔ ۱۰۵۲ھ) اشعۃ اللمعات' جلد ۴' صفحہ ۳۷۳ میں' زرقانی (م ۱۱۲۲ھ) شرح مواہب اللدنیہ' جلد' صفحہ ۱۱۶ میں اسی نقطہ نظر کی تائید کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔

محمد متین خالد' لاہور

ناداں ہو آگ کو جو قبا میں چھپاؤ تم

> ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ایم ایم احمد قادیانی نے پورے ملک کی تقدیر کو خطرے میں ڈال کر ملعون مرزا قادیانی کی خود ساختہ وحی (قادیان کی بستی اچانک تمہاری گود میں آن پڑے گی) کو بیچ کھانے کے لئے وطن دشمنی کا کردار ادا کیا۔ (آغا شورش کاشمیری)
>
> مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں ایم ایم احمد کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔ (ظفر احمد انصاری) جنگ کوئٹہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۴ء
>
> قادیانیوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کو اسپانسر کیا۔ (میجر جنرل راؤ فرمان علی) روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۶ دسمبر ۱۹۹۶ء
>
> مقبوضہ کشمیر پر تسلط قائم کرنے کے لئے ایک پلان (جبرالٹر) تیار کیا گیا تھا اس میں قادیانی میجر جنرل اختر حسین ملک اور ایم ایم احمد سرفہرست تھے' جنرل موسیٰ خان۔ (ادارہ)

حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب ﴿ایم ایم احمد کے انکشافات﴾ منظر عام پر آئی ہے۔ یہ کتاب پاکستان کے پراسرار اور سیمابی صفت صحافی تنویر قیصر شاہد کے ایم ایم احمد (قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی کا پوتا) سے لئے گئے ایک طویل انٹرویو پر مشتمل ہے' جو امریکہ میں قادیانی جماعت کے پرجوش مبلغ مرزا مبارک احمد اور سیارہ ڈائجسٹ لاہور کے مدیر اعلیٰ امجد رؤف خاں کی پرخلوص کوشش کا نتیجہ ہے۔ سوالات کے انتخاب میں انٹرویو نگار خوشامد' جانبداری اور احساس کمتری کا شکار نظر آتا ہے۔ کئی جگہوں پر سوالات کے جواب میں ایم ایم احمد نے دبے لفظوں میں اپنی سازشوں کا اعتراف جرم کیا ہے مگر انٹرویو نگار اپنی طرف سے اس کی بھونڈی توجیہ پیش کرکے انہیں ﴿بے قصور﴾ پیش کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔

یہ کتاب قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کی ایک ناکام کوشش' بلکہ جھوٹ کا ایسا پلندہ ہے کہ پاکستان کے کسی بھی چھوٹے بڑے اشاعتی ادارے نے اسے شائع کرنے کا گناہ مول نہیں لیا اور بالآخر تنویر قیصر شاہد نے ﴿دنیا پبلشرز﴾ کے فرضی نام سے اسے خود ہی شائع کیا جس کی کثیر تعداد قادیانیوں نے خرید کر اسے ایک خاص حلقہ میں تقسیم کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کتاب شائع ہونے کے چند دنوں بعد ہی تنویر قیصر شاہد' ایم ایم احمد سے ملاقات کے لئے امریکہ چلے گئے۔ واقفان حال کا کہنا ہے کہ وہ شاید اتنی دفعہ اپنے آبائی گاؤں ﴿نارووال﴾ بھی نہیں گئے' جتنی مرتبہ امریکہ گئے ہیں۔ انہیں ایجنسیوں کا آدمی بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دفعہ افواہ سننے میں آئی تھی کہ وہ امریکہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔

ملک کے معروف کالم نگار جناب ڈاکٹر انور سدید نے تو اس پر باقاعدہ ایک کالم بھی لکھ دیا تھا۔ متذکرہ انٹرویو میں ایم ایم احمد نے اپنے مذہب کو سچا قرار دینے کے علاوہ عقیدۂ ختم نبوت' پاکستان' قائد اعظم محمد علی جناح' جنرل محمد ضیاء الحق' ذوالفقار علی بھٹو مرحومین اور دیگر مسلم شخصیات کا جس طرح تمسخر اڑایا ہے' وہ قادیانی مزاج کا ایک خاص حصہ ہے' جو قابل صد نفرین ہے۔ ایم ایم احمد ایک ایسا متعصب قادیانی ہے' جس نے ایک دفعہ فوجی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ﴿میرا دادا مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔﴾ کتاب کے آخر میں انٹرویو نگار نے اس انٹرویو کو ﴿نامکمل﴾ لکھا ہے۔ یہ ایک پراسرار داؤ ہے۔ ممکن ہے یہ ایک طرح کی دھمکی ہو کہ اگر انٹرویو نگار سے کئے گئے وعدے اور خواہشات پوری نہ کی گئیں تو اس کا دوسرا حصہ ﴿مبنی بر حقیقت﴾ ہوگا جس طرح کہ انہوں نے اپنے ایک مضمون میں قادیانی جماعت کے موجودہ خلیفہ مرزا طاہر احمد (جو ایم ایم احمد کا چچازاد بھائی اور مذہبی و روحانی راہنما ہے' جس کی اطاعت ہر قادیانی پر فرض ہے) کے حوالے سے

لکھا کہ وہ اعتراف کرتا ہے کہ:

﴿میں روٹی چھوڑ سکتا ہوں' عورت اور شراب نہیں چھوڑ سکتا' کیونکہ یہ ہمارے جد اعلیٰ مرزا قادیانی کی سنت ہے۔﴾ (ہفت روزہ ﴿زندگی﴾ لاہور ۷ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد تنویر قیصر شاہد نے اپنے ایک مضمون ﴿مرزائی' احمدی اور گستاخ رسولؐ﴾ (مطبوعہ ہفت روزہ ﴿آج کل﴾ لاہور) میں جس طرح قادیانیوں کا دفاع کیا' وہ بیشتر حلقوں کے نزدیک قابل حیرت ہی نہیں بلکہ پریشان کن بھی تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ متذکرہ کتاب کے ذریعے تنویر قیصر شاہد اپنے ﴿گناہ﴾ کی تلافی چاہتے ہوں' جو انہوں نے قومی ڈائجسٹ کے ﴿قادیانیت نمبر﴾ کو تیار کرنے میں کیا' بہر حال معاملہ کچھ بھی ہو' دال میں کالا ہی نہیں بلکہ ساری دال کالی معلوم ہوتی ہے۔

اس انٹرویو میں مختلف موضوعات پر ایم ایم احمد نے جس بے باکی سے جھوٹ بولا ہے' اس کے رد میں ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ یہ مختصر مضمون اس کے لئے کافی نہیں۔ یہاں صرف ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں ایم ایم احمد کے غدارانہ کردار پر بحث ہو گی۔ باقی باتوں کا جواب پھر کسی نشست میں دیا جائے گا۔ ﴿یار زندہ صحبت باقی۔﴾

میجر ریٹائرڈ میر افضل خان ۱۹۴۹ء کی کشمیر کے مسئلہ پر پہلی پاک بھارت جنگ کے پس پردہ سازشوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے اپنی کتاب ﴿سازش﴾ میں رقم طراز ہیں کہ ﴿پاکستان بننے کے بعد سیالکوٹ کا پہلا ڈپٹی کمشنر ایم ایم احمد تھا۔ وہ ایک خاص طریقے سے گورداسپور اور امرتسر سے قادیانیوں کو نکال رہا تھا۔ بھارت سے آنے والے ﴿مظلوم﴾ قادیانیوں کو ملک کے چپہ چپہ خاص کر پنجاب میں ایک سازش کے تحت پھیلایا جا رہا تھا کہ ہر جگہ ان کے منتظم اور اعلیٰ افسر مقرر تھے۔ میرے سامنے لوگوں نے ممتاز دولتانہ سے شکایت کی کہ ایم ایم احمد کو سیالکوٹ سے تبدیل کیا جائے۔﴾

اہل فکر و نظر جانتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ شروع کروانے میں قادیانیوں نے کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ﴿عجمی اسرائیل﴾ میں اس سازش سے پردہ سرکایا ہے کہ کس طرح انہوں نے پورے ملک کی تقدیر کو خطرے میں ڈال کر ملعون مرزا قادیانی کی خود ساختہ وحی ﴿قادیان کی بستی اچانک تمہاری گود میں آن پڑے گی﴾ کو سچ دکھانے کے لئے وطن دشمنی کا کردار ادا کیا۔ اس کتاب میں انہوں نے جناب مجید نظامی' ایڈیٹر نوائے وقت' نواب آف کالا باغ اور ریٹائرڈ جسٹس جاوید اقبال کے حوالے سے تاریخی انکشافات کئے ہیں اور فوج میں جنرل ملک عبدالولی' جنرل جنجوعہ' جنرل اختر ملک اور دوسرے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کے بھیانک کردار کو ننگا کیا ہے۔ اسی طرح معروف دانشور اور ماہر اقبالیات جناب پروفیسر مرزا منور نے سابق وزیر خارجہ میاں ارشد حسین کے حوالے سے لکھا ہے کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے ذمہ دار قادیانی ہیں اور اس سلسلہ میں ایم ایم احمد کا کردار نہایت قابل مذمت ہے۔ اس کے علاوہ جناب قدرت اللہ شہاب نے اپنی معروف کتاب ﴿شہاب نامہ﴾ میں قرار دیا ہے کہ یہ جنگ قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہے اور پاکستان کو ایسے جانکاہ حادثے سے دوچار کرنے میں اس وقت کے ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن ایم ایم احمد قادیانی سر فہرست تھے۔

قادیانی میجر جنرل اختر حسین ملک نے مقبوضہ کشمیر پر تسلط قائم کرنے کے لئے ایک پلان تیار کیا جس کا کوڈ نام ﴿جبرالٹر﴾ تھا۔ کلیدی عہدوں پر فائز دیگر قادیانیوں نے ان کی مدد کی۔ ان میں ایم ایم احمد سر فہرست بتائے جاتے ہیں۔ سابق گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ خان اپنے ایک انٹرویو میں کہہ چکے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد ملک عزیز قحط سالی کا شکار تھا اور ایک ایک پیسہ کی شدید ضرورت تھی تو ایم ایم احمد نے کروڑ ہا روپے کی رقم غلہ پر خرچ کرنے کی بجائے لاہور تا خانیوال بذریعہ بجلی ٹرین چلانے کی غیر ضروری مد میں خرچ کر ڈالی۔

مولانا ظفر احمد انصاری نے کہا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں ایم ایم احمد کا سب سے بڑا ہاتھ تھا۔ (روزنامہ ﴿جنگ﴾ کوئٹہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۴ء) میجر جنرل (ر) راؤ فرمان علی جن کا شمار پاک فوج کے دانشور جرنیلوں میں ہوتا ہے' وہ یحییٰ خان کے مارشل لاء میں ڈھاکہ کے گورنر ہاؤس میں سول افیئرز کے انچارج تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض ملک دشمن عناصر کی تھیوری تھی کہ مشرقی پاکستان' مغربی پاکستان کے لئے ایک بوجھ ہے۔ جس سے نجات مل جائے تو باقی ماندہ پاکستان میں تعمیر و ترقی کا عمل تیز ہو سکتا ہے۔ ہمارے پلاننگ کمیشن کے سربراہ ایم ایم احمد اس تھیوری کے قائل تھے۔ مشرقی پاکستان میں ایک بھی قادیانی نہیں ملتا۔ قادیانیوں کا عقیدہ

ہے کہ ایک وقت آئے گا جب ان کی اپنی ریاست ہوگی۔ پاکستان کی شکست و ریخت میں انہیں قادیانی ریاست کا خواب بھی شرمندہ تعبیر ہوتا نظر آتا تھا۔ چنانچہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ قادیانیوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کو اسپانسر کیا۔ (روزنامہ ﴿نوائے وقت﴾ لاہور ۱۶ دسمبر ۹۶ء)

ایئر مارشل ریٹائرڈ نور خان اور پاک فوج کی جنرل شیر علی کہتے ہیں کہ ایم ایم قادیانی نے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے دور کیا۔ اسی طرح ایسٹرن کمانڈر جناب باقی صدیقی نے انکشاف کیا کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کو جدا کرنے میں ایم ایم احمد کا ہاتھ ہے۔ مشرقی پاکستان کے معروف سیاستدان فرید احمد کے صاحبزادے ظہیر احمد فرید نے کہا کہ سقوط ڈھاکہ کی ذمہ داری ایم ایم احمد پر عائد ہوتی ہے۔ وائس ایڈمرل مظفر کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی سے خرچ کرسکتے ہیں۔ انہوں نے بحریہ کے متعلق پلان تیار کیا مگر آخری وقت پر ایم ایم احمد نے رقم دینے سے انکار کردیا۔ پاکستان کی معروف دینی و سیاسی شخصیت جناب مولانا شاہ احمد نورانی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ سقوط ڈھاکہ میں قادیانی سازشوں کا انکشاف کرتے ہوئے کہتے ہیں ﴿سقوط مشرقی پاکستان کا جہاں تک تعلق ہے' میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ذمہ دار سو فیصدی قادیانی ہیں۔ اس سلسلہ میں مرزا ایم ایم احمد کا کردار بہت گھناؤنا ہے۔ اس شخص نے انتہائی باغیانہ کردار ادا کیا۔ ڈھاکہ جانے کے بعد اندازہ ہوا کہ قادیانی واقعی بڑا گھناؤنا کردار ادا کررہے ہیں۔ یہ اس قسم کا گھناؤنا کردار ادا کررہے ہیں جو امریکہ میں بیٹھ کر یہودی کرتے ہیں۔ انہوں نے بڑی منظم سازش کے ذریعے پاکستان کے اہم عہدوں پر قبضہ کیا۔ جس سے ان کا مقصد واضح تھا کہ اس اسلامی مملکت کے ٹکڑے کردیے جائیں۔ اس کے مشاہدہ کا موقع مجھے شیخ مجیب الرحمٰن سے ملاقات میں ہوا۔ دوران گفتگو شیخ مجیب الرحمٰن نے مجھ سے کہا کہ دیکھیے ایم ایم احمد ڈھاکہ میں مارا مارا پھرتا ہے۔ یہاں پر اس کا کوئی کام نہیں اور کوئی مقصد نہیں۔ وہ مجھ سے ملنا چاہتا تھا مگر میں نے انکار کردیا لیکن بعد میں اس کی درخواستوں پر ملاقات ہوگئی۔ ساتھ ہی شیخ مجیب الرحمٰن نے کہا کہ یہ قادیانیت اور مرزائیت مغربی پاکستان کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مشرقی پاکستان میں یہ جانور نہیں ملتا۔ جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے' مسٹر ایم ایم احمد نے پوری منصوبہ بندی سے مرزائیت کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے اور چودھری ظفر اللہ قادیانی نے یہاں آخر باقاعدہ مرزائیوں کو لائسنسوں سے نوازا۔ کارخانوں کے پرمٹ دیے اور اس کی ابتدا شاہنواز لمیٹڈ (شیزان) سے ہوئی...... جتنی اہم انڈسٹریز تھیں انہوں نے اس کے لائسنس قادیانیوں کو دیے قادیانی کبھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ تھے۔ پنجاب میں شیخ اے نصیر' فاروق اے شیخ' شاہنواز لمیٹڈ وغیرہ نے زیادہ منافع والی تجارت کے فرائض حاصل کرلیے تاکہ مرزائی قادیانی اقتصادی طور پر مضبوط ہوجائیں...... پنجاب میں انہوں نے شوگر ملیں اور ٹیکسٹائل انڈسٹریز قائم کیں......

۱۹۷۱ء میں نوٹوں کی واپسی کا جب اعلان ہوا تو لوگوں کو یہ جان کر شاید حیرت ہوئی ہوگی کہ واپسی کی تاریخ پر ربوہ سے کوئی شخص بھی نوٹ جمع کرانے نہیں آیا۔ کیونکہ انہیں ایم ایم احمد کے ذریعے تین دن پہلے ہی سے یہ معلوم ہوگیا تھا کہ نوٹ واپس ہو رہے ہیں۔ چنانچہ کوئی بھی قادیانی خسارے میں نہیں رہا۔ اب وہ حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر بڑے عظیم اقتصادی اور سیاسی فوائد حاصل کررہے ہیں اور پوزیشن یہ ہے کہ وہ اقلیت میں ہیں اور اپنی وہی پوزیشن بنانا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں نے بنالی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ فتنہ اسی طرح پروان چڑھتا رہا تو آئندہ چل کر یہی ہوگا کہ اس ملک پر مکمل طور پر ان کا قبضہ ہوگا اور ان کی مرضی کے بغیر کوئی حکومت نہیں کرسکے گا...... مرزائیت' یہودیت کی گود میں پروان چڑھ رہی ہے اور پاکستان میں تل ابیب کا ایجنٹ ربوہ ہے' اس کی معرفت جو چاہتے ہیں کرواتے ہیں...... مذہب کا تو ان لوگوں نے لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک بہت بڑی خطرناک سیاسی تحریک ہے اور یہ صیہونیت کی ایک ذیلی تنظیم ہے جو مسلمانوں کے اندر رہ کر مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کررہی ہے۔ حکومت تبلیغی مقاصد کے لیے جو بھی رقم خرچ کرتی رہی ہے' وہ اس سلسلے میں بڑی فراخ دلی سے مرزا ایم ایم احمد قادیانی کی معرفت تقسیم کرائی تھی۔ ہر مرزائی مبلغ براہ راست ایم ایم احمد کی اجازت سے اسٹیٹ بینک پہنچتا تھا اور بڑی آسانی سے غیر ملکی زرمبادلہ حاصل کرلیتا تھا اور اس کے اعداد و شمار اسٹیٹ بینک سے حاصل کیے جاسکتے ہیں﴾ خود شیخ مجیب الرحمٰن کا بیان آن ریکارڈ ہے کہ ﴿ایم ایم احمد نے

باقی صفحہ ۷ پر

حافظ اکرام الحق ربانی 'کراؤلی برطانیہ یو کے

وحدۃ الادیان ـــ ایک نیا خطرناک فتنہ

وحدۃ الادیان کے نام سے یہود اپنی پرانی کارروائی دہرا رہے ہیں کیونکہ وہ اسلام کے ازلی دشمن ہیں خود اللہ کے نام کو بیچ کر کھاتے رہے اب مسلمانوں میں بھی یہ لت ڈال رہے ہیں تاکہ مسلمان دین سے منحرف ہو جائیں اور وہ اپنی چال میں کامیاب ہو جائیں لیکن ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ (ادارہ)

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ! امابعد

گزشتہ دنوں اخبارات اور بعض نجی محفلوں میں وحدۃ الادیان کے موضوع پر مباحثات پڑھنے سننے میں آئے' غور کرنے پر معلوم ہوا کہ آج کل عالم اسلام میں ایک نیا فتنہ برپا کیا جا رہا ہے' جو اسلام' یہودیت' عیسائیت اور دیگر مذاہب کو یکجا کرنا ہے۔ یعنی مسجد' ہیکل اور گرجا کی تعمیر ایک ہو اور ایک چھت کے نیچے تمام ادیان بیک وقت اکٹھے ہوں۔ یونیورسٹیوں' کالجوں اور اسکولوں میں ایک کر دان سب کے لئے اکٹھا تعمیر کیا جائے' اسی طرح قرآن' تورات اور انجیل کو ایک قالب میں چھاپ کر نشر کیا جائے' یہ وحدۃ الادیان کا مطلب و مراد ہے اور اسی کے لئے دعوت دی جا رہی ہے۔ داعیان ملت کو اس پر اکٹھا کیا جا رہا ہے' مشرق سے مغرب تک اسی کا چرچا کیا جا رہا ہے اور یورپ میں اسے پذیرائی بھی دی جا رہی ہے۔

اس کے کیا نتائج و ثمرات ہیں؟ اور اس میں کونسے عوامل پوشیدہ ہیں؟ کیا مضمرات ہیں؟ دشمنان اسلام کس طرح اور کیسے فوائد حاصل کرنے کے خواہاں ہیں؟ میری کوشش ہے کہ ان سوالات کے جوابات درج ذیل سطور میں قلمبند کر دوں تاکہ داعیان اسلام خصوصاً اور سب مسلمان عموماً اس کے سدباب کے لئے اپنا کردار متعین کر سکیں۔

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ دشمنان اسلام ہر وقت اس فکر میں ہیں کہ اسلام اور اس کے نام لیوا صفحہ ہستی سے مٹ جائیں۔ اس لئے روز بروز کوئی نیا شوشہ چھوڑتے ہیں اور نیا فتنہ نئے انداز سے کھڑا کرتے ہیں' اس سازش میں لگے رہتے ہیں کہ کس طرح اسلام اور مقدسات اسلامیہ کو نقصان پہنچا کر مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کیا جائے۔

اسلام ہی وہ دین سماوی ہے جس کے بغیر روئے زمین پر دوسرا دین برحق ہے ہی نہیں اور یہ تمام ادیان کا مسک الختام ہے۔ تمام گزرے ہوئے دین اس کے آنے سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین صرف اسلام ہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ دین اس شخص سے اللہ کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگا۔﴾

دین اسلام ہی وہ دین ہے' جو ناقابل نسخ ہے' تاقیامت باقی رہے گا اور یہی اللہ کے نزدیک مقبول و منظور ہے اور مخلوقات کے لئے ذریعہ نجات ہے' اس کے سوا نجات ناممکن ہے۔

کفر اور اسلام کو اسلام کی رواداری کے نام پر ایک کرنا ملحدانہ نظریہ ہے' اور دشمنان اسلام کی کافرانہ چال ہے' مندرجہ بالا آیت اس نظریے کی تردید میں واضح ہے

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اس کے نزول نے تمام پہلی کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے' یہ ایک مسلمہ اصول ہے اور ایمان کے اصول میں سے ہے' ہر مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ یہ ایمان نہ رکھتا ہو کہ قرآن مجید پچھلی کتابوں کا ناسخ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اور ہم نے تجھ پر کتاب اتاری سچی تصدیق کرنے والی سابقہ کتابوں کی اور ان کے مضامین پر نگہبان سو اسی کے مطابق فیصلہ کرو۔﴾

دعوت وحدۃ الادیان مسلمان کے اس ایمان کے خلاف آواز ہے اور اس کا مقصد مسلمانوں کے دل سے یہ ایمان نکالنا ہے کیونکہ جب اہل تورات اور انجیل نے ان سماوی کتابوں میں تحریف کی اور آیات کو تبدیل کیا تو قرآن ہی اس کے لئے نگران و نگہبان اور محافظ ثابت ہوا اور ان کا پردہ چاک کیا۔ اب وہ اسی آڑ میں قرآن پاک میں تحریف کی کوشش کر رہے ہیں' اور اپنے مذموم عقائد کو قرآن کے قالب میں نشر کرنے

کی دعوت دے رہے ہیں۔ تورات وانجیل کے بگڑے ہوئے حلئے کو اس راستے سے عام کر رہے ہیں۔

بنی اسرائیل کے ناپاک عزائم کو قرآن مجید نے پوری وضاحت سے بیان کیا ہے اور وہ دنیا و آخرت میں لعنت کے مستحق ہوئے فرمان الٰہی ہے:

﴿بنی اسرائیل کے عہد مذکور کے توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا' اس سختی کی بنا پر ان کے علماء اور پیروکاروں نے کلام الٰہی کے الفاظ یا مطالب کو مواقع سے بدل دیا اور جو نصیحت انہیں کی گئی اس سے نفع اٹھانا بھول گئے......﴾

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿خرابی اور ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا فرمان ہے' تاکہ انہیں عوام کی رضاجوئی اور کچھ نقدی حاصل ہو اور وہ پر وقار ہو جائیں اور سوسائٹی میں ان کی وقعت بن جائے سو ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے کو اللہ کا لکھا ہوا کہا اور وہ کمائی بھی باعث ہلاکت ہے جو اس طریقے سے انہوں نے حاصل کی۔﴾

وحدۃ الادیان کے نام سے یہود اپنی وہی پرانی کارروائی دھرا رہے ہیں کیونکہ اسلام کے ساتھ ان کی ازلی دشمنی موجود ہے' خود اللہ کے نام کو بیچ کر کھاتے رہے اب مسلمانوں میں بھی یہ لت ڈال رہے ہیں تاکہ مسلمان دین سے منحرف ہو جائیں اور یہود اپنی چال میں کامیاب ہو جائیں' یہود کی چرب زبانی مشہور ہے قرآن پاک نے واضح انداز میں اسے بیان کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿ان میں سے ایک فریق ہے جو زبان کو توڑ مروڑ کر (یعنی چرب زبانی سے) پڑھتا ہے تاکہ سننے والے کو محسوس ہو کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور ساتھ کہتے بھی ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حقیقت میں وہ اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ وہ اللہ پر جھوٹ ہے۔﴾

دشمنان اسلام اگر اللہ کی طرف من گھڑت باتیں منسوب کر سکتے ہیں تو عام مسلمان کو ورغلانا ان سے کوئی بعید نہیں' اس دعوت اور تحریک کا مقصد مسلمانوں کو راہ راست سے ہٹا کر شیطان کے راستے پر ڈالنا ہے اور براہ راست اسلامی اصول اس کی زد پر ہیں۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے عمر بن الخطابؓ کو تورات کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا تو سخت ناپسندیدگی فرمائی اور غصہ میں آکر انہیں مخاطب کر کے فرمایا ﴿اے خطاب! کے بیٹے کیا تجھے مجھ میں شک ہے؟ کیا میں صاف شفاف ہدایت نہیں لایا؟ اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آج زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے۔﴾

کافر کو کافر کہنا بھی اسلام کے اصولوں میں سے ہے جس طرح اللہ پر ایمان لانے سے اسلام میں دخول ہوتا ہے اسی طرح کفر بالطاغوت بھی کلمہ طیبہ کا جزو ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق ہی نہیں۔ اب وحدۃ الادیان کی دعوت و پکار کو اسلام کے اس ترازو میں تولیں تو صاف پتہ چلے گا کہ کس طرح دشمن گھات لگائے بیٹھا ہے اور اس دعوت کی آڑ میں کون کون سے اسلامی اصول گرانے کی کوشش کر رہا ہے۔

دشمن اسلام کی یہ نئی آواز ہے' نئی پکار ہے نیا انداز اور نیا طریقہ کار اور جدید فتنہ ہے جو اسلام کے تمام اساسی اصولوں کے منافی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مذموم سازش ہے' اور یہود کے ناپاک عزائم ہیں۔ اگر ہم مندرجہ بالا چند آیات کی روشنی میں تھوڑا سا غور و فکر کریں کہ یہود کی مندرجہ بالا دعوت و تحریک کہ تمام کتابوں کو ایک قالب میں یکجا کر کے نشر کیا جائے یہ خبیث دعوت ہے اس کا مقصد حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کرنا ہے۔ اسلام کو گرانا اور صفحہ ہستی سے مٹانا ہے۔ قرآن کو مشکوک کروانا ہے جس طرح ان کی کتابیں اپنی تحریفات و تغیرات اور تبدیلیوں کی وجوہات پر مشکوک ہو گئی ہیں اور اصل کتاب کا شائبہ بھی ان میں باقی نہیں رہا اسی طرح وہ قرآن کے ساتھ بھی کرنا چاہتے ہیں' تو کیا آج کا مسلمان بھی یہی چاہے گا کہ ان کی طرح کفر اختیار کر لے اور ان کے برابر بن جائے؟ کبھی بھی نہیں' اللہ پاک ہر مسلمان کو فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

اس تحریک کا مقصد اسلام اور کفر کا فرق ختم کرنا ہے' حق اور باطل کی تمیز مٹانی ہے' معروف کو منکر میں تبدیل کرنا ہے' جہاد فی سبیل اللہ کی جڑوں کو کاٹنا ہے۔ اگر کسی مسلمان سے وحدۃ الادیان کی دعوت سرزد ہوئی یا اس تحریک میں حصہ دار بنا ہے تو وہ اپنے گناہ سے توبہ کرے اور دوبارہ اسلام کا کلمہ پڑھے کیونکہ ایسا شخص مرتد کے زمرے میں ہے' اور اس کا قتل اسلام میں واجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ دعوت و تحریک براہ راست ایمانی اصولوں سے متصادم ہے اور اس کا نتیجہ اللہ و رسول اور قرآن کا انکار ہے۔

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس دعوت و تحریک کو آگے بڑھائے یا اس کا رکن بنے یا ان کی کانفرنسوں اور محفلوں میں شرکت کرے' یہ تمام باتیں مسلمان کو اسلام سے خارج کرتی ہیں۔ اسی طرح مسلمان کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ تورات و انجیل کو علیحدہ پرنٹ کر کے چھاپے اور اسے نشر کرے چہ جائیکہ وہ قرآن کے ساتھ اسی قالب میں چھاپے یا نشر و اشاعت کرے۔ یہی حالت مسجد' ہیکل اور گرجا کی ہے' کیونکہ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے' ہیکل اور گرجا اللہ کے گھر نہیں اگرچہ اس میں اللہ کی یاد ہو مگر وہ اللہ کے گھر نہیں کہلاتے۔ دنیاوی اغراض کے لئے کوئی اور ذریعہ اپنالیا جائے' اس لئے ایسی تعمیر پر رضا جوئی یا اس کے لئے کوششیں یا چندہ وغیرہ اکٹھا کرنا یا کسی بھی طرح اس میں شریک ہونا یا اعانت کرنا یہ سب کچھ عقائد اسلامی کے منافی ہے۔

ہر مسلمان کے واجبات میں سے ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دے لیکن دعوت دینے کا طریقہ کار یہ نہیں کہ سب کتابوں کو یک قالب کیا جائے یا مسجد' ہیکل اور گرجا کی عمارت اور تعمیر اکٹھی کی جائے بلکہ اسلام پھیلانے کا طریقہ کار اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعین کر دیا ہے اور ہمیں اندھیرے میں نہیں چھوڑا آیات و بینات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اے محمد ﷺ آپ فرما دیجئے کہ اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مسلم ہونے میں برابر ہے اور وہ یہ کہ ہم سب اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہ گردانے پھر اگر وہ روگردانی کریں تو تم کہہ دو گواہ رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں۔﴾

اسلام کے کسی اصول سے دستبرداری کسی حال میں بھی جائز نہیں' کسی کی رغبت کے پیش نظر اسلامی اصولوں کو نظر انداز کرنا یا کچھ وقت کے لئے چھوڑ دینا اسلام کے منافی ہے۔

مندرجہ بالا مختصر وضاحت سے معلوم ہوا کہ تحریک وحدۃ الادیان کس ذہن کی تخلیق

باقی صفحہ ۲۶ پر

قادیانیت اور علامہ کشمیریؒ

امت کے جن اکابر نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے محنتیں کی ہیں سب سے زیادہ وامتیازی شان حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری دیوبندیؒ کو حاصل تھی اور دارالعلوم دیوبند کا پورا اسلامی اور دینی مرکز انہی کے انفاس مبارکہ سے اس شجرۂ خبیثہ کی جڑوں کو کاٹنے میں مصروف رہا' قادیانیوں کے شیطانی وساوس اور زندیقانہ دسائس کا امام العصر نے جس طرح تجزیہ کر کے ان پر تنقید کی اس کی نظیر تمام عالم اسلام میں نہیں ملتی' حضرت مرحوم نے خود بھی کتابیں لکھوائیں' اور ان کی پوری نگرانی و اعانت فرماتے رہے' میں نے خود حضرت رحمہ اللہ سے سنا کہ ﴿جب یہ فتنہ کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں دین محمدی (علی صاحبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے زوال کا باعث یہ فتنہ نہ بن جائے۔﴾ فرمایا چھ ماہ کے بعد میں مطمئن ہو گیا کہ انشاء اللہ دین باقی رہے گا اور یہ فتنہ مضمحل ہو جائے گا۔﴾ میں نے اپنی زندگی میں کسی بزرگ اور عالم کو اس فتنہ پر اتنا دردمند نہیں دیکھا جتنا کہ حضرت امام العصر کو' ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دل میں ایک زخم ہو گیا ہے' جس سے ہر وقت خون ٹپکتا رہتا ہے' جب مرزا کا نام لیتے تو فرمایا کرتے تھے کہ ﴿لعین ابن اللعین لعین قادیان﴾ اور آواز میں ایک عجیب درد کی کیفیت محسوس ہوتی فرماتے تھے کہ ﴿لوگ کہیں گے کہ یہ گالیاں دیتا ہے۔﴾ فرمایا کہ ہم اپنی نسل کے سامنے اپنے اندرونی درد دل کا اظہار کریں' ہم اس طرح قلبی نفرت اور غیظ و غضب کے اظہار کرنے پر مجبور ہیں۔

مولانا بنوریؒ
(المقدمات البنوریہ ص ۳۳۰)

مولانا فضل الرحمٰن

طالبان کی اسلامی حکومت پر بے جا اعتراضات

افغانستان کا تشخص ہمیشہ سے اسلامی رہا ہے اور یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ افغانستان اور اسلام لازم و ملزوم ہیں' افغانستان کی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور سے اس خطہ کے مسلمانوں نے اسلام کے ساتھ جو رشتہ جوڑا تو ابتداء زمانہ کے تمام نشیب و فراز کے باوجود اسلام کا رشتہ یہاں کے باسیوں سے منقطع نہیں کیا جاسکا' جب بھی کسی اسلام دشمن قوت نے طاقت یا ترغیب کے ذریعہ اسلام کے علاوہ کوئی اور نظام اس قوم پر مسلط کرنے کی کوشش کی' مسلمانان افغانستان نے اس کو مسترد کردیا' یہی وجہ ہے کہ دنیا کی سائنسی اور تہذیبی و معاشرتی ترقی کے باوجود افغانستان کی تہذیب و ثقافت آج تک اسلامی ہے۔ انگریز جب دنیا کے اقتدار پر غالب تھا اور اس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا وہ افغانستان کی سرزمین پر شدید خواہش کے باوجود فاتح کی حیثیت سے داخل نہ ہوسکا' روس جب سپر طاقت کی حیثیت سے دنیا کے اکثر ممالک کو زیر نگیں کرنے کی فکر میں تھا اور افغانستان سے متصل علاقوں سمرقند و بخارا' تاجکستان پر وہ قابض ہوچکا تھا لیکن سرزمین افغانستان میں وہ ایک انچ آگے نہ بڑھ سکا اور آخر کار اس نے حکمت عملی تبدیل کی اور تعاون اور تجارت کی آڑ میں افغانستان کی حکومت' تہذیب و تمدن اور معاشرت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور جب وہ اپنے آلہ کار حکمرانوں کی صلاحیتوں پر مطمئن ہو کر ان کی دعوت پر فوجیں لے کر افغانستان میں داخل ہوا اور افغانستان کی اسلامی حیثیت مٹانے کی کوشش کی تو غیور افغان قوم علمائے کرام کی قیادت میں اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی حکومت اور سپر طاقت روس کے خلاف جہاد کا اعلان کردیا اور ۱۹ سال کی طویل قربانیوں' لاکھوں شہداء' لاکھوں زخمیوں' معذروں' کروڑوں بے گھروں اور مہاجروں کا نذرانہ پیش کرکے نہ صرف افغانستان سے روسی فوجیوں کو واپسی پر مجبور کیا بلکہ سپر طاقت روس کا ایسا شیرازہ بکھیردیا اس سپر طاقت سے ۹ اسلامی ریاستیں اور ۷ عیسائی ریاستیں دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوئیں اور خطہ عالم سے "سوویت یونین" کا نام و نشان مٹ گیا اور دنیا نے اسلامی جہاد کی برکات اور ثمرات کا مشاہدہ کیا۔ افغانستان کا تشخص بحال ہوا اور مجاہدین افغانستان کی حکومت قائم ہوئی۔ بدقسمتی سے مجاہدین افغانستان کی قوت مختلف حزبوں اور جماعتوں میں بٹی ہوئی تھی' اس سے امریکہ بہادر نے فائدہ اٹھایا اور مستحکم حکومت قائم ہونے کے بجائے ان حزبوں اور جماعتوں کو آپس میں لڑوادیا کیونکہ اس کا مقصد "سوویت یونین" کی طاقت ختم کرنا پورا مقصد بن چکا تھا اور افغانستان میں مستحکم اسلامی حکومت سے پاکستان سے لے کر وسطی ایشیا تک ایک اسلامی بلاک بننے کا اندیشہ تھا جس کے توڑ کے لئے ضروری تھا کہ افغانستان میں مستحکم حکومت قائم ہونے نہ دی جائے اور ان گروپوں کے درمیان اقتدار کی جنگ شروع ہوگئی اور وہ علاقے جو روس کے ساتھ لڑائی میں تباہ نہیں ہوئے تھے اس آپس کی جنگ میں تباہ ہوگئے' کابل کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی' غرض حکومت نہ ہونے کی وجہ سے افغانستان میں سینکڑوں حکومتیں قائم ہوگئیں اور جس کی جہاں طاقت تھی اس نے وہاں قبضہ کرکے انارکی اور انتشار پھیلادیا۔ مجاہدین کی آڑ میں مفاد پرستوں' کمیونسٹوں اور دین دشمنوں نے ایسے مظالم ڈھائے کہ چنگیز خان کی روح بھی شرما گئی۔ اکثر مجاہدین کنارہ کش ہوکر پاکستان اور دوسری جگہ آباد ہوگئے۔ پاکستان' سعودی عرب اور جمعیت علمائے اسلام کی صلح کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں' یہاں تک کہ حرم کعبہ کے اندر ہونے والے معاہدے بھی افغانستان میں مستحکم حکومت کے لئے موثر ثابت نہ ہوئے صورتحال جب تک حد درجہ مخدوش ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین سے ایک گروہ کو پیدا کیا' جس نے اپنی شناخت طالبان رکھی اور اہم مقاصد لے کر میدان عمل میں اترے کہ افغانستان کے مسلمانوں کے جانی و مالی تحفظ کے ساتھ عدل و انصاف کی حکمرانی' خدا کی زمین پر خدا کا نظام۔ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کے اخلاص اور مقاصد کی سربلندی کی وجہ سے کامیابی نصیب کی اور اسپین' بلاک سے شروع ہونے والے دیکھتے دیکھتے افغانستان کے ۹۰ فیصد علاقے پر قابض ہوگئی اور اپنے مشن اور مقصد کے مطابق دونوں کام پورے کئے' سب سے پہلے اپنے مفتوحہ علاقے میں امن و امان ایسا قائم کیا کہ ایک بے سہارا عورت کی طرف بھی کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا دوسرے نمبر پر شریعت کا مکمل نفاذ کیا

اور اس بات کے تو دوست و دشمن دونوں معترف ہیں کہ طالبان نے اپنے وعدہ کے مطابق دونوں کام مکمل کئے اور امن و امان کے بارے میں مغربی پریس بھی شاہد ہے کہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ایسا بہترین امن و امان نہیں ہے۔ طالبان کا دعویٰ ہے کہ یہ امن و امان بھی اسلامی نظام کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔ طالبان حکومت کے مفتوحہ علاقوں کا معائنہ کرنے والے صحافی اور علمائے کرام اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ امن کے لحاظ سے طالبان کا علاقہ مثالی ہے اور سعودی عرب سے زیادہ امن ہے اور شریعت کے قوانین کے اعتبار سے بھی اس خطے میں کوئی غیر اسلامی کام کرنا ناممکن ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ جنگی حالت میں ہونے کے باوجود کہیں افراتفری' لوٹ مار یا انارکی وغیرہ نظر نہیں آتی اور تمام چیزیں آسانی کے ساتھ وافر مقدار میں سستی دستیاب ہیں۔ گزشتہ دنوں جب گندم کی فصل کے کٹائی کا وقت تھا تو قندھار سے لے کر کابل کے اطراف تک گندم کے خوشے لہلہاتے دلفریب نظارہ پیش کررہے تھے۔

طالبان کون ہیں اور کس قسم کا اسلامی نظام نافذ کررہے ہیں اس سلسلہ میں کافی کچھ لکھا جاچکا ہے۔ میں دو باتوں کی نشاندہی کرکے ان کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں پہلی بات طالبان کے نفاذ شریعت پر مغرب اور بعض نام نہاد اسلام پسندوں کے اعتراضات اور اس کی وضاحت اور دوسری بات امریکہ' مغرب اور اقوام متحدہ اور اسلامی ممالک کا طالبان کے ساتھ امتیازی سلوک' اس کی طرف میں پہلے اشارہ کرچکا ہوں کہ اس وقت افغانستان اور سعودی عرب دو ایسے مالک ہیں جہاں پر عملی طور پر شریعت کے قوانین قائم ہیں اور اس شرعی نظام کی وجہ سے ان دونوں ملکوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا دنیا مشاہدہ کرتی ہے لیکن سعودی عرب اور افغانستان کے درمیان فرق یہ ہے کہ سعودی عرب موجودہ دنیاوی حالت سے متاثر ہوکر مکمل طور پر شرعی قوانین پر کاربند نہ رہ سکا اور بعض قوانین میں اس نے لچک پیدا کرلی ہے اور بعض مغربی افکار کو قبول کیا ہے جبکہ طالبان اپنے ماحول اور اپنے فطری طرز کے حوالے سے شرعی قوانین پر نہ صرف مکمل عمل درآمد کرتے ہیں بلکہ اس پر سختی سے عملدرآمد کرنے کے معاملے میں کسی قسم کی رعایت کے قائل ہی نہیں اور اس سلسلے میں کسی دباؤ کو قبول کرنے کے لئے تیار بھی نہیں اور اپنی اس سختی یا دوسرے الفاظ میں ہٹ دھرمی کی وجہ سے وہ دنیا کے بڑے بڑے تعاون سے محروم بھی ہوچکے ہیں اور اس وجہ سے وہ مغرب اور بعض نام نہاد مسلمانوں کے منفی پروپیگنڈے کا بھی شکار ہیں' اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آج دنیا کے سامنے اسلامی نظام کی کوئی شکل موجود نہیں اور ساری دنیا خاص کر اسلامی دنیا' اسلامی نظام کے سلسلے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ مسلمان خود نہ اسلام سے واقف ہے اور نہ اسلام پر عمل کرنا چاہتا ہے' ہر فرد و ہر شخص نے اسلام کی اپنی ایک تعبیر کی ہوئی ہے' جس پر وہ عمل کرنا چاہتا ہے آج کے مسلمان نے اسلام کے بارے میں سمجھوتہ کرکے اس کی شکل تک بدل دی ہے وہ ان لوگوں کو جو اسلام کی صحیح شکل ان کے سامنے پیش کرنے میں انتہا پسند' بنیاد پرست اور ملا سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ عورتوں کے بارے میں اسلامی احکامات اس لئے چھپاتا ہے کہ عورتیں ناراض ہوکر اس کو ووٹ دینا نہ چھوڑدیں وہ ہر طبقہ کی خواہشات کو مدنظر رکھ کر اسلام کی تعبیر و تشریح کرتا ہے' وہ اسلام کو اقوام متحدہ کے شور اور امریکہ اور مغرب کی خوشنودی کے دائرہ میں پیش کرتا ہے حالانکہ قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے:

"کسی مومن مرد اور عورت کو یہ اختیار نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم آجائے تو چوں چرا کرے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ (جن کی شکل کچھ اچھی نہ تھی) کا رشتہ ایک معزز گھرانے میں بھیجا' اس نے لڑکی کے والد کو پیغام دیا تو وہ کچھ ہچکچانے لگا۔ لڑکی دروازے کے پیچھے سے بات سن رہی تھی' فوراً" بولی' ابا جان! پس و پیش نہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کا حکم ہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی اور مسلمان فیصلہ لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کرنے لگے تو یہودی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا فیصلہ کرچکے ہیں یہ مسلمان نہیں مانتا' کیونکہ فیصلہ اس کے حق میں نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا' گھر گئے اور تلوار لاکر مسلمان کی گردن اڑادی کہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہیں مانتا اس کا فیصلہ عمر کی تلوار کرتی ہے۔

طالبان نے شرعی قوانین نافذ کئے' عورتوں پر بے حجاب باہر نکلنے پر پابندی عائد کی اب بھی عورتیں حجاب کے اندر ایک جگہ سے دوسری جگہ آتی ہیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ جہاں تک تعلیم پر پابندی کی بات ہے طالبان نے عورتوں کی تعلیم پر پابندی عائد نہیں کی۔ عورتوں کے مدارس قائم کئے جارہے ہیں۔ مخلوط نظام تعلیم ختم کردیا گیا البتہ عورتوں کی تعلیم کا انتظام ہوتے ہی ان کی تعلیم کا آغاز ہوگا۔ بعض شہروں میں عدالتوں کی تعلیم شروع ہوگئی ہے۔ اس طرح نظام تعلیم کے سلسلے میں طالبان کی اصلاحات جاری ہیں اور نظام تعلیم کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کی کوشش کی جارہی ہے اس کی روشنی میں دنیا کے تمام علوم کی تعلیم

دی جائے گی۔ مغرب کی خواہشات کے مطابق عورتوں کو ایسی آزادی نہیں دی جاسکتی اور نہ دی جارہی ہے کہ وہ بے حجاب باہر پھر سکیں۔ دفاتر میں مخلوط کام کر سکیں اور مغرب کو یہی بات کھٹکتی ہے کیونکہ وہ عورتوں کی آزادی کی آڑ میں عورتوں کو اسلام سے دور کرتا اور مردوں کو ان کی کی آزادی کی آڑ میں اور نظام تعلیم میں لادینیت کا غلبہ کر کے اسلام سے دور کرنا چاہتا ہے۔ اس کی اجازت طالبان نہیں دے رہے جس کی وجہ سے ان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ ہے۔

طالبان پر ایک اعتراض یہ ہے کہ وہ مذہب پر زبردستی عمل کراتے ہیں یہ پروپیگنڈہ مغرب کی طرف سے زیادہ ہے اور بعض مسلمان مفکرین بھی مغرب کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ طالبان نے اسلامی قوانین نافذ کئے ہیں' جن قوانین کا تعلق مسلمان کے مذہب سے ہے' طالبان اس سلسلے میں کسی رعایت کے قائل نہیں اور اس میں پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں کو وہ قانون کی بالادستی امریکہ اور مغرب میں جبر اور زبردستی نہیں تو ایک اسلامی ملک میں اسلامی قوانین پر عمل کرانا کیوں جبر اور زبردستی قرار پاتا ہے۔ اسی طرح طالبان کے بارے میں تاثر دیا جارہا ہے اور اس میں ہمارے ملک کی ایک بڑی مذہبوں کی جماعت شامل ہے کہ طالبان نفاذ شریعت نہیں کر رہے بلکہ خلاف اسلام قوانین کا نفاذ کر رہے ہیں۔ دراصل اس پروپیگنڈہ اور تاثر کا مقصد طالبان کو دنیا میں بدنام کرنا ہے حقیقت کا اس میں کوئی دخل نہیں اور یہ اعتراض ہر اس حکومت پر کیا جائے گا جو اسلامی نظام نافذ کرے گی۔ سعودی عرب پر یہ اعتراضات عرصہ دراز تک ہوتا رہا کہ وہاں انتہا پسندانہ اور ظالمانہ قوانین نافذ ہیں پاکستان میں جب معمولی اسلامی قوانین نافذ ہوئے پاکستان پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ اس کو بنیاد پرستی کی طرف لے جایا جارہا

امریکہ' مغرب اور اقوام متحدہ اپنی دوغلی پالیسیوں کی وجہ سے اقوام عالم میں اپنا اعتماد کھو چکے ہیں

ہے۔ اور یہ اب جبکہ طالبان نے اسلامی قوانین سختی کے ساتھ نافذ کردیئے ہیں' شریعت کی بالادستی قائم کردی تو ان پر یہ اعتراضات شروع کردیئے حالانکہ اس سے قبل جب برہان الدین کی حکومت کو اقتدار پر مولوی ہی لائے تھے۔ تمام کمانڈر یہی تھے' لیکن چونکہ انہوں نے اسلامی نظام نافذ نہیں کیا تھا اس لئے مولوی اور ملاؤں کے باوجود وہ قابل قبول ملائیت کو فروغ دینے والے نہیں تھے لیکن جب انہی مجاہدین نے طالبان کی شکل میں اسلامی نظام نافذ کردیا تو یہی انتہا پسند اور ملائیت کو فروغ دینے والے ہوگئے۔

بات دراصل یہ ہے کہ ان لوگوں اور مغرب کو اعتراض اقتدار پر نہیں عمل پر ہے اور وہ نفاذ شریعت یا اسلام کی مخالفت کر کے مسلمانوں کی ناراضگی مول نہیں لے سکتے البتہ ملائیت کی آڑ میں نہ صرف اسلام کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات اور قوانین نافذ بھی نہیں کردیئے' یہی وجہ ہے کہ تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود اقوام متحدہ' امریکہ اور مغرب اور خود سعودی عرب اور پاکستان کے علاوہ کسی نے طالبان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا اور وہ شخص اقوام متحدہ اور دنیا کے تمام مولویوں پر افغانستان کی نمائندگی کر رہا ہے جو افغانستان جانے کی بھی ہمت اور قوت نہیں رکھتا۔ اس سے زیادہ مغرب اور امریکہ کی اسلام دشمنی کیا ہوگی۔ جب تک یہ ملا روس سے جنگ لڑ رہے تھے اور امریکہ کے اپنے مفادات تھے یہ مجاہد تھے اور آج جب ان مجاہدین نے شریعت نافذ کردی تو وہ مجاہد سے دہشت گرد اور بنیاد پرست بن گئے۔ امریکہ اور اقوام متحدہ اور مغرب کی اس دوہری پالیسی کی وجہ سے ان پر دنیا نے اعتماد کھودیا ہے اور یہ مسلمان حریت پسند تھے امریکہ' مغرب کو سب سے بڑا خطرہ تصور کرتا ہے یہ آج مسلمانوں کی بقا اور استحکام کے لئے طالبان حکومت کا استحکام اور اسلامی ریاست کا قیام ضروری ہے اگر انہوں نے نادانی یا بے وفائی کی وجہ سے طالبان کی اسلامی حکومت ناکام ہوئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری اسلامی حکومتوں پر ہوگی اور موقع پر ہی اپنے مخلص اہل علم اور بعض جذباتی مسلمانوں سے بھی کہوں گا کہ طالبان کی حکومت شرعی حکومت ہے اور شرعی قوانین کا نفاذ ملکی ضرورت ہے۔ بلاوجہ ان کی تشہیر اور اسلامی سزاؤں کو پروپیگنڈہ کے انداز میں پیش کرنا اسلام دوستی اور شریعت سے محبت نہیں بلکہ یہ اسلام دشمنی ہے اور مغرب کی آلہ کاری۔ مغرب چاہتا ہے کہ دنیا کے سامنے اسلام کو سزاؤں کی مذمت کے طور پر پیش کرے' اس وقت ضرورت ہے کہ طالبان حکومت کے مثبت اقدامات اور شرعی حکومت کے بہترین ثمرات کو دنیا کے سامنے اجاگر کریں تاکہ لوگ اسلام اور دین کی طرف راغب ہوں۔ ●●

بقیہ: ناداں دو

ایک سازش کے تحت مشرقی پاکستان کو اتنا نقصان پہنچایا ہے اگر میں برسر اقتدار آگیا تو ایم ایم احمد کو سرنگا پٹم کے اسٹیڈیم میں الٹا لٹکا کر پھانسی دوں گا۔

اتنی ڈھیر ساری گواہیوں کی موجودگی میں ایم ایم احمد اپنے غدارانہ کردار سے بری الذمہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ان کا کوئی خیر خواہ چند ٹکوں کی خاطر جھوٹ کی ملمع سازی سے اس پر پردہ ڈال سکتا ہے۔

بصیرت

مولانا محمد اشرف کھوکھر

شام ہونے سے ذرا پہلے دریا کے کنارے یا ساحل سمندر پر کھڑے ہو کر سورج کے غروب ہونے کا منظر آپ نے کبھی دیکھا ہو گا میں نے یہ دلکش' سہانا اور دلفریب منظر بارہا دیکھا ہے جب خوبرو خوبصورت پرندے اونچی اور بعض بہت اونچی اڑان سے دن بھر تلاش رزق میں نکلے ہوئے یہ پنچھی اپنے اپنے گھونسلوں اور آشیانوں کی طرف لمبی لمبی قطاروں میں محو پرواز دعوت نظارۂ حسن دیتے ہیں۔ یہ وہ پرندے ہیں جو آج اپنی غذا حاصل کرنے کے بعد کل کے لئے نہ غذا مہیا کرتے ہیں' نہ اس کے اسباب ان کے پاس ہوتے ہیں' یہ پرندے صبح کو اپنے گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کے واپس ہوتے ہیں' نہ ان کی کوئی کھیتی باڑی ہے' نہ کوئی جائیداد اور زمین' نہ یہ کسی کارخانے یا دفتر کے ملازم ہیں' جہاں سے اپنا رزق حاصل کریں' اللہ رب العزت کی کھلی زمین میں نکلتے ہیں اور سب کو رزق ملتا ہے اور یہ ایک دن کا معاملہ نہیں' جب تک وہ زندہ ہیں یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہ پرندے تو اللہ رب العزت کی دی ہوئی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر حصول رزق کی سعی کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ قادر مطلق اپنی ان مخلوقات کی مدد کو پہنچتا ہے' جو خود اپنے لئے خوراک یا ذرائع حیات حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ رب العزت نے سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۶۰ میں یہی پیغام دیا۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ روئے زمین پر لاکھوں کی تعداد میں پودوں کی قسمیں ہیں اور جانوروں کی اقسام دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ زندہ رہنے کے لئے یہ مخلوقات لاکھوں کروڑوں سالوں سے خوراک حاصل کرتی رہی ہیں۔ اللہ رب العزت کے حتمی وجود کی سب سے زیادہ اہم شہادتوں میں ایک وہ نشانی ہے جو مخلوقات کے لئے خوراک کے ﴿سلسلے﴾ بنانے سے متعلق ہے۔ بعض مخلوقات ایک دوسرے کو کھا کر زندگی برقرار رکھتی ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان میں سے سب سے زیادہ طاقتور مخلوق دوسری تمام مخلوق کو مار کر ختم کیوں نہیں کر دیتی؟ مگر کوئی مخلوق چاہے وہ کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہو اپنی نسل کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ دیمک حشرات میں سے ایک چھوٹا سا حشرہ ہے جو عام طور پر ایک ہزار سے دو ہزار انڈے دیتی ہے اور ایک دوسری قسم تیس لاکھ کی تعداد میں انڈے دیتی ہے۔ تحقیق کے مطابق اکثر انڈوں کو دوسرے حشرات کھا جاتے ہیں' لیکن اس کے باوجود دیمک کی نسل ہمیشہ کے لئے ختم نہیں ہوتی اس کی نسل کا عددی توازن برقرار ہے۔ آخر کیوں؟ غور طلب بات ہے!

اب آپ قرآن مجید کی وہ آیت ملاحظہ فرمائیں جس میں قادر مطلق نے جانوروں کو رزق پہنچانے کا انتظام فرمایا ہے:

وکاین من دابۃ لا تحمل رزقھا اللہ یرزقھا وایاکم وھوالسمیع العلیم (العنکبوت: ۶۰)

ترجمہ: ﴿کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے' اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور تمہارا رازق بھی وہی ہے' وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔﴾

جہاں تک آیت کے خاص پیغام کا تعلق ہے بہت سی مخلوقات کے ذریعہ حیات کی بہم رسانی کے لئے اس قسم کا خدائی نظام موجود ہے' جس کے مطالعہ سے ہر کوئی سالوں تک ششدر اور حیران رہ سکتا ہے مثال کے طور پر ایک خاص قسم کا الو اپنی مخصوص جگہ پر ساکت بیٹھا رہتا ہے اور ایک مخصوص قسم کی برقناطیسی اشعاع خارج کرتا ہے' جس کے اثر سے ایک چڑیا اس کے بالکل سامنے آ کر بیٹھ جاتی ہے' اس طرح وہ الو اپنے شکار کو بغیر محنت کے پکڑ لیتا ہے۔ اس طرح چشم بصیرت وا رکھنے والوں کے لئے قادر مطلق کی صفت ﴿رزاق﴾ کی ایک جھلک ایک خاص قسم کا مچھلی خور پرندہ (پلیکان) ہے جو کوئی مچھلی نہیں پکڑ سکتا جب تک وہ دلدل میں بالکل ساکت حالت میں مسلسل چھ گھنٹے تک اپنے شکار کا انتظار نہ کرے۔ ماہی خور پرندے کو رزق بہم پہنچانے والے کی صفت ﴿رزاق﴾ کو دیکھ کر ایک ﴿اہل دل﴾ کا رواں پکار اٹھتا ہے ان اللہ ھوالرزاق ذوالقوۃ المتین (اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کو روزی پہنچانے والا ہے' قوت والا ہے مضبوط ہے۔)

دامن کوہسار میں بکریوں کا ایک چرواہا اپنی بکریوں کو چراگاہ میں چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاتا ہے' پہاڑ کی اس برف سے اونچی چوٹی پر چڑھ کر ارد گرد کا نظارہ دیکھتے ہوئے بیٹھ جاتا ہے اور اپنی لاٹھی سے بلاسوچے' سمجھے برف کی سل کو توڑ دیتا ہے' کیا دیکھتا ہے کہ ایک بے حس و حرکت کیڑا اپنے منہ میں نباتات کا ایک پتا لئے ہوئے ہے...... چرواہا برف کی سل کو توڑ کر کیڑے کو باہر نکالتا ہے

باقی صفحہ ۲۰ پر

مولانا عبداللطیف مسعود

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور ان کا انجام و نتیجہ

قادیانیوں کے لئے لمحہ فکریہ

مرزا قادیانی نے نہایت زور و شور سے بہت سے دعوے کئے لیکن غلط ثابت ہوئے مثلاً لکھا کہ :

(۱)..... اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ جب کہ مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے ضروری تھیں اور وہ معارف اور نشان بھی دیے جن کا دیا جانا اتمام حجت کے لئے مناسب وقت تھا۔ (دیکھئے مرزا کی کتاب حقیقۃ الوحی ص ۱۵۱ خزائن ص ۱۵۵ جلد ۲۲)

(۲)..... اللہ کو خوب معلوم تھا کہ آخر زمانہ میں عیسائی بہت بگڑ جائیں گے اور دوسرے نمبر پر مسلمان بھی باقی ہو کر نئی نئی بدعات میں مستغرق ہو جائیں گے تو اللہ نے ان دونوں فتنوں کی اصلاح کے لئے ایک ایسے مرسل کو بھیجا جو ایک لحاظ سے عیسیٰ کا ہمنام تھا تا کہ عیسائیوں کی اصلاح کرے اور دوسرے لحاظ سے احمد کا ہمنام ہوا تا کہ مسلمانوں کی اصلاح کرے۔ (سر الخلافہ ص ۵۱ خزائن ص ۳۷۸، ۳۷۹ جلد ۸)

(۳)..... اللہ نے مجھے ہر نبی کا نام دیا اور فرمایا جری اللہ حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں سو ضروری ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جائے .... مجھے اور بھی نام دیے گئے اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رودر گوپال (فنا کرنے والا اور پالنے والا) بھی کہتے ہیں اس کا نام بھی مجھے دیا گیا جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ ان دنوں ایک کرشن کے ظہور کے منتظر ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں۔ خزائن ص ۵۲۱ جلد ۲۲ مرزا صاحب آریوں کے بادشاہ بھی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی اور امین الملک جے سنگھ بہادر بھی تذکرہ ص ۶۷۲)

(۴)..... اے لوگو تم یقین سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا' اگر تمہارے مرد و عورت' چھوٹے بڑے سب مل کر میری ہلاکت کی دعا کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ان کی ناک گل جائے ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ان کی دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اگر تم گواہی چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر بول پڑیں' پس اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور' خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افتراء کے ساتھ ہو۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر مجھے کچلنا چاہیں انسان کیا ہے ایک کیڑا؟ اور بشر کیا ہے ایک مضغہ' پس کیونکر میں اس حی و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں' جیسے خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا' خدا کے ماموریں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم' پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔ (خزائن صفحہ ۴۰۰، ۴۰۱ جلد ۱۷)

(۵)..... آخری بات: اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر وہ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ پس اگر کروڑہا نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں' مرزا صاحب کا خط بنام قاضی نذر حسین مندرج اخبار البدر بابت ۱۹ جولائی ۱۹۰۳ء مگر ہوا کیا؟

__سنئے انجام و نتیجہ__ اب نتیجہ کے متعلق آنجناب خود ہی لکھتے ہیں کہ مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی' میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا وہ کر نہیں سکا...... جب مجھے اس نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ۔ (خزائن ص ۴۹۳ جلد ۲۲)

__مرزائیو!__ کچھ غور و فکر کرو کہ تمہارے پیشوا مرزا صاحب کیسی وضاحت سے اپنی ناکامی اور نااہلی کا اعلان کر رہے ہیں۔ لہذا آپ حضرات مرزا صاحب کو چھوڑ کر پھر امت مسلمہ میں شامل ہو جاؤ اب بھی وقت ہے ورنہ پھر پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ واقعی مرزا نے سچ کہا:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

سات افراد کا قبولِ اسلام

میرا نام سلامت مسیح ہے' میں نے ایک متعصب عیسائی گھرانے میں جنم لیا اور پرورش پائی اور اپنے والدین کے دین پر عمل کرتے ہوئے ہر اتوار کو چرچ جایا کرتا تھا اور پادری کی تعلیمات میرے دل و دماغ پر اثر اور مجھے مطمئن نہ کر سکیں۔ میں نے اسلام کے بارے میں جاننے کے لئے معلومات حاصل کرنی شروع کر دیں' پچھلے دنوں ملک میں ایک عیسائی نے نبی کی شان میں گستاخی کی اور اسے جب سزا ہوئی تو ایک جوشیلے عیسائی ڈاکٹر نے خودکشی کر لی'۔ اس واقعہ نے میرے ذہن پر کافی اثر چھوڑا' جب کہ عیسائی بھی ایک نبی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور خود کو اہل کتاب کہتے ہیں' میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ عیسائیت کیسا دین ہے؟ جو انبیا کرامؑ کی شان میں گستاخی کرے' اور جو ملک میں قانون ہے کہ سب انبیا کرامؑ کا احترام کیا جائے' پھر اس کو ختم کرنے کے لئے تحریکوں کا آغاز اور حکومت پر دباؤ یہ سب باتیں دیکھ کر میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ دین اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ سب کو احترام کی نظر سے دیکھتا ہے تمام انبیا کرامؑ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مبعوث ہوئے کہ انسانوں کو راہ راست پر لائیں۔

میں گزشتہ ہفتوں سے لورالائی تبدیل ہو کر آیا' تو میری ملاقات صوبیدار محمد منیر اظہر سے ہو گئی جو کہ دعوت دین اسلام اور تبلیغ سے تعلق رکھتے تھے' میں نے ان سے اسلام قبول کرنے کی خواہش کا اظہار نیک نیتی سے کیا میں نے گھر جا کر اپنی بیوی بچوں سے صلاح و مشورہ کیا تو انہوں نے بھی اسلام کو سچے دل سے قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

میں دوسرے دن ان کے پاس گیا کہ میں اپنی سات افراد پر مشتمل فیملی سمیت مسلمان ہونا چاہتا ہوں' وہ مجھے آرمی کی جامع مسجد کے خطیب کے پاس لے گئے۔ میں نے بروز جمعہ ۲۴ جولائی ۱۹۹۸ء کو مسجد میں موجود تمام لوگوں کے سامنے معہ بیوی بچوں کے اسلام قبول کر لیا۔ اور میرا اسلامی نام عبدالسلام رکھا گیا۔ اسی طرح میں نے اپنی بیوی اور بچوں کے نام بھی اسلامی رکھ لئے ہیں۔

جب یہ خبر میرے والدین اور دیگر عزیز و اقارب کو ملی۔ تو انہوں نے بائیکاٹ کیا اور انتہائی غم و غصہ کا اظہار کیا۔ میں نے سب کو یہ کہہ دیا کہ میرا اور میری فیملی کا فیصلہ اب تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اسلام ایک سچا مذہب ہے اور میں آخری نبی ﷺ پر ایمان لایا ہوں۔

میں نے اپنے بچوں کے اسلامی طریق کے مطابق ختنے بھی کرا دیے ہیں اور اپنے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے کے لئے مسجد میں بھیجنا شروع کر دیا ہے اور خود بھی نماز و دیگر احکام جاننے کی کوشش شروع کر دی ہے تاکہ اس پر عمل کر کے اپنی دنیاوی اور آخری زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بہتر بنا سکوں۔ یہی فلاح کی راہ ہے۔

ختم نبوت کے اراکین سے میری درخواست ہے کہ میری طرح اور بھی بے شمار ایسے لوگ ہیں جو اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ ہر سطح پر عیسائیوں سے رابطہ پیدا کریں اور انہیں دین اسلام سے روشناس کرائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اسلام کے قریب نہ آئیں۔

O

بقیہ: بصیرت

اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین چرواہے کا بغیر کسی ملاوٹ' بے ساختہ بازگشت سنے بغیر دل و زبان سے اللہ رب العزت کی صفت خالقیت کا باآواز اقرار خلوص کہلاتا ہے۔ اے ہوا کے سمندر میں تیرنے والے انسانو! صدق دل' کامل یکسوئی' خشوع و خضوع' تضرع و عاجزی سے دست سوال حقیقی خالق و مالک کے سامنے دراز کیجئے جو تمام مخلوق کا رازق ہے۔ قطاروں میں محو پرواز پرندوں سے نظم و ضبط' پلیکان پرندے کی طرح مسلسل جدوجہد اور یکسوئی' اور دامن کوہسار میں چرواہے سے خلوص سیکھئے۔ خیال رزق میں رازق کو ہرگز نہ بھولیں۔

دریائے تند و تیز میں دل و جاں سے گزر جا
لڑتا ہوا ہر موج سے طوفاں سے گزر جا
رکھ عزم کو محکم تو اک کوہ کی مانند
ہر چیز ہے ممکن حد امکاں سے گزر جا

مولانا انور الحق نور

عقیدہ ختم نبوت اور وفاقی شرعی عدالت

۸۔ امام رازی (۵۴۳-۶۰۶ھ) اپنی تفسیر کبیر میں خاتم النبیین کی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس سلسلے میں خاتم النبیین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آتا ہوتا ہے تو وہ تبلیغ اور احکام کی توضیح کا مشن کسی حد تک نامکمل چھوڑ جاتا ہے اور بعد میں آنے والا اسے مکمل کرتا ہے' لیکن جس نبی کے بعد کسی اور نبی کی آمد نہیں ہوگی وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوتا ہے اور ان کے لئے واضح' قطعی اور کامل ہدایت فراہم کرتا ہے جیسے ایک باپ جانتا ہو کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی نگہداشت کرنے والا کوئی سرپرست کفیل نہ ہوگا"۔ (تفسیر کبیر' جلد ۶' صفحہ ۸۵۱)

۹۔ علامہ شہرستانی (م ۵۳۸ھ) اپنی کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں

اسی طرح جو یہ کہتا ہے..... کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کے سوا) مبعوث ہوگا وہ بھی کافر ہے اور اس مسئلہ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف رائے موجود نہیں' یہاں تک کہ کسی دو انسانوں میں بھی۔"

۱۰۔ علامہ بیضاوی (م ۶۸۵ھ) اپنی تفسیر انوار التنزیل میں لکھتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی آخری کڑی ہیں جنہوں نے ان کے سلسلہ کو ختم کردیا ہے اور سلسلہ نبوت پر مہر لگادی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تردید نہیں ہوتی کیونکہ وہ جب آئیں گے تو انہی کی شریعت کے پیروکار ہوں گے"۔ (انوار التنزیل' جلد ۴' صفحہ ۱۶۴)

۱۱۔ علامہ حافظ الدین نسفی (م ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر مدرک التنزیل میں لکھتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی اور شخص نبی نہیں ہوگا۔ رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء میں سے ہیں اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے اور انہی کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے"۔ (مدارک التنزیل' جلد ۵' صفحہ ۴۷۱)

۱۲۔ علامہ علاؤ الدین بغدادی (م ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر خازن میں لکھتے ہیں

وخاتم النبیین یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت بند کردیا ہے۔ اب ان کے بعد نہ کوئی نبوت ہے اور نہ اس میں کسی قسم کی شراکت یا حصہ داری ہے..... اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (لباب التاویل فی معانی التنزیل' جلد ۵' صفحات ۴۷۱-۴۷۲)

۱۳۔ علامہ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) اپنی مشہور تفسیر میں لکھتے ہیں

تو یہ آیت اس امر میں نص ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اگر ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو رسول بطریق اولیٰ نہ ہوگا کیونکہ مقام رسالت مقام نبوت سے خاص ہے کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس منصب کا دعویٰ کرتا ہے وہ کذاب' دجال' مفتری اور کافر ہے' خواہ وہ کسی قسم کے غیر معمولی کرشمے اور جادوگری کے طلاسم دکھاتا پھرے..... اور اسی طرح قیامت تک جو شخص بھی اس منصب کا مدعی ہو وہ کذاب ہے۔ (تفسیر ابن کثیر' جلد ۳' صفحات ۴۹۳-۴۹۴)

۱۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) جلالین میں لکھتے ہیں۔

وکان اللہ بکل شی علیما اللہ تعالیٰ ہر چیز سے آگاہ ہے اور جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے پیروکار ہوں گے۔ (جلالین' صفحہ ۷۶۸)

۱۵۔ علامہ ابن نجیم (م ۹۷۰ھ) اپنی کتاب اشباہ والنظائر میں لکھتے ہیں۔

"جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے وہ مسلمان نہیں کیونکہ یہ ایمان کے بنیادی اصول میں سے ایک اصول ہے"۔ (الاشباہ والنظائر' صفحہ ۱۷۹)

۱۶۔ ملا علی قاریؒ (م ۱۰۱۶ھ) شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔

" اس نکتہ پر امت کا کامل اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے"۔ (شرح فقہ اکبر' صفحہ ۲۰۲)

۱۷۔ شیخ اسماعیل حقی ۱۱۳۵ھ) اپنی تفسیر روح البیان میں مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"عاصم نے اس لفظ کو خاتم پڑھا ہے

جس کا معنی مہر لگانے کا وہ آلہ ہے جس سے اشیاء پر مہر لگائی جاتی ہے جس کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں آئے ہیں اور انہی پر انبیاء کا سلسلہ بند ہوا اور اس پر مہر لگ گئی۔ بعض نے اسے خاتم پڑھا ہے جس کا معنی مہر لگانے والا ہے تو اس طرح خاتم خاتم کا ہم معنی ہوا..... اسی بنا پر اس امت کے علماء صالحین ولایت میں آپ کے جانشین ہوں گے کیونکہ نبوت کی جانشینی کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعثت ثانیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی حیثیت متاثر نہیں ہوتی کیونکہ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مبعوث نہ ہوگا..... اور عیسی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نبوت سے سرفراز ہوچکے ہیں اور بعثت ثانیہ کے وقت وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تبع ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے امتیوں کی طرح انہی کے قبلہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کریں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے"۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی کا رسول اور آخری نبی ہے "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے" اب جو شخص بھی یہ کہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے اسے کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ اس نے ایمان کے اس بنیادی جز کا انکار کیا ہے اسی طرح جو اس میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہے کیونکہ باطل سے حق واضح اور روشن ہو چکا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا دعوی کرنا دجل و فریب کے سوا کچھ نہیں "۔روح البیان جز ۲۲ صفحہ ۸ ۱۸"

۱۸۔ فتاوی عالمگیری' جسے بارہویں صدی ہجری میں ممتاز علماء کے ایک بورڈ نے شہنشاہ ہند اورنگزیب کی ہدایت پر مدون کیا تھا میں ہے۔

" اگر کوئی شخص اس بات کا منکر ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے اور اگر وہ دعوی کرے کہ وہ اللہ کا رسول یا نبی ہے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا"۔ (فتاوی عالمگیری' جلد ۲' صفحہ ۲۶۳)

۱۹۔ علامہ شوکانی (م ۱۲۵۵) اپنی تفسیر فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

"جمہور نے اسے خاتم پڑھا ہے اور عاصم نے خاتم پہلی قرات کا معنی یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو ختم کردیا ہے یعنی وہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ کے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد کسی بھی انسان یا جن کو یہ منصب نصیب نہیں ہوگا

تمام انبیاء کے بعد آخری نبی بن کر آئے ہیں اور دوسری قرات کا معنی یہ ہے کہ وہ ان کے لیے اسی مہر کی مانند ہیں جس سے ان پر مہر لگی اور جس کی ان میں شمولیت سے انہیں زینت ملی"۔ (فتح القدیر' جلد ۴' صفحہ ۲۸۵)

۲۰۔ علامہ آلوسی (م ۱۲۷۰ھ) اپنی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں۔

نبی کا لفظ عام ہے اور رسول خاص ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے خاتم المرسلین ہونا لازمی ہوجاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ کے منصب نبوت پر فائز ہونے کے بعد کسی بھی انسان یا جن کو یہ منصب نصیب نہیں ہوگا۔ (روح المعانی' جزو ۲۲' صفحہ ۳۲)

ان کے بعد جو شخص بھی وحی نبوت کے نزول کا دعوی کرتا ہے اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ اس بارے میں مسلمانوں میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ (روح المعانی' جزء ۲۲' صفحہ ۳۸)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ایسی حقیقت ہے جس کی تصریح خود کتاب اللہ نے کردی ہے اور سنت نے اسے واضح کردیا ہے اور اس مسئلہ پر امت کا اجماع ہوچکا ہے لہذا اس کے خلاف جو بھی دعوی کرے گا وہ کافر قرار پائے گا۔ (روح المعانی' جزء ۲۲' صفحہ ۳۹)

ختم نبوت کا یہی تصور مندرجہ ذیل شیعہ مفسرین نے بھی بیان کیا ہے۔

۱۔ علی بن ابراہیم ۳۲۹ ھ ۹۴۱ ء) تفسیر القمی صفحہ ۵۳۲' مطبوعہ نجف (عراق)

۲۔ شیخ ابو جعفر محمد بن حسن بن علی طوسی (م ۴۶۰ھ) تفسیر التبیان' جلد ۸' صفحہ ۳۱۴' مطبوعہ نجف (عراق)

۳۔ ملا فتح اللہ کاشانی (م ۹۸۸ھ) تفسیر منہاج الصادقین' جلد ۷' صفحہ ۳۲۳' مطبوعہ نجف (عراق)

۴۔ ابو علی فضل بن حسین طبرسی (۵۴۸ ھ) تفسیر مجمع البیان جلد ۲' صفحہ ۳۸۹' طبع نجف (عراق)

۵۔ ملا محسن کاشی' تفسیر الصافی' صفحہ ۴۹۱' طبع نجف (عراق)

۶۔ ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی (م ۱۱۰۷ھ) تفسیر البرہان' جلد ۳' صفحہ ۳۲۷' طبع قم (ایران)

۷۔ علامہ حسین بخش' انوار النجف' جلد ۱۱' صفحہ ۲۱۱' طبع لاہور۔

۸۔ مولانا سید عمار علی' تفسیر عمدۃ

باقی صفحہ ۸ پر

اخبار ختم نبوت

مبلغ نے شہر کی جامع مسجد میں توہین رسالت پر مبنی پوسٹر آویزاں کئے تھے' مقامی مسلم آبادی کی طرف سے اس واقعہ کے خلاف شدید احتجاج اور مظاہرے

نکورو (خصوصی رپورٹ) کینیا کے شہر «نکورو» سے ایک امریکی نژاد عیسائی مبلغ ایڈورڈ اینڈ ریوز اسٹیگل کو توہین رسالت کے جرم میں قائم مقدمات سے بری کر کے ملک بدر کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق عیسائی مبلغ ۲۳/ جولائی کو «نیا ہورورو» سے «نکورو» آیا جہاں وہ شہر کی جامع مسجد میں گیا اور وہاں اس نے توہین رسالت پر مبنی پوسٹر آویزاں کئے۔ حکومت کے مطابق اس نے دانستہ طور پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لئے کیا تھا۔ مقامی مسلمانوں نے اس واقعہ پر شدید احتجاج اور مظاہرے کئے جس پر اس مبلغ کے خلاف مقدمہ قائم ہوا لیکن سرکاری وکیل نے مقامی چیف مجسٹریٹ کو بتایا کہ اسے اٹارنی جنرل کی طرف سے احکامات آئے ہیں کہ امریکی نژاد عیسائی مبلغ کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا جائے۔ دوسری طرف مقامی چیف مجسٹریٹ نے عیسائی مبلغ کو حکم دیا کہ وہ فوری طور پر نیا ہورورو میں واقع اپنے مکان سے پولیس کی حفاظت میں اپنی تمام چیزیں نکال لے جہاں سے اسے امریکہ بدر کر دیا جائے گا۔ عدالت کے اس حکم کے بعد کینیا کی ایک مسلم تنظیم سپریم کونسل فار کینیا مسلمز (SUPKEM) کے اسسٹنٹ سیکریٹری نے اخباری رپورٹروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی مسلم برادری اس حکم پر خوش نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرے گی کیونکہ بقول ان کے «ہم اٹارنی جنرل کی طرف سے سیکشن ۸۷۔اے کے تحت مقدمہ واپس لینے اور ایک ایسے شخص کو جس نے حضرت محمد ﷺ کی توہین کر کے ہمارے جذبات کو مجروح کیا ہے' ملک بدر کئے جانے کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ واقعہ ۱۵ لاکھ مسلمانوں کے لئے ایک سانحہ ہے۔» سینکڑوں مقامی مسلمانوں نے عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف جلوس نکالا اور عدالت کے باہر احتجاج کیا۔

ختم نبوت ایبٹ آباد کی ڈائری

گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں کے مکمل خاتمے تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کو لگام نہ دی تو پاکستان میں طالبان کی طرز پر

ایسا انقلاب برپا کیا جائے گا جس میں قادیانی اور ان کے سرپرست حکمران خس وخاشاک کی طرح بہہ جائیں گے۔

ایبٹ آباد (نمائندہ خصوصی) ان خیالات کا اظہار «ختم نبوت کانفرنس» میں مختلف مقررین نے کیا جو تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں منعقد ہوئی۔ صبح ہی سے ضلع بھر سے لوگ کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے لگے۔ کانفرنس شروع ہونے تک مسجد کے تمام ہال اور منزلیں بھر چکیں تھیں۔ یہ ایبٹ آباد کی تاریخ کی فقید المثال کانفرنس تھی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ایچ ساجد اعوان نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالخالق کی تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ صادق برادران نے آقائے نامدار ﷺ کے حضور گلہائے عقیدت پیش کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر اور ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد مولانا مفتی شفیق الرحمن نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر وقار گل جدون نے تین قراردادیں پیش کیں۔ پہلی قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ایران

کی افغانستان میں کھلم کھلا مداخلت کی سرکاری سطح پر مذمت کرے۔ دوسری قرارداد میں سپاہ صحابہؓ کے ڈپٹی جنرل سیکریٹری مولانا شعیب ندیم کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کی گئی' جبکہ تیسری قرارداد میں مقامی انتظامیہ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ حویلیاں کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔ عوام نے دونوں ہاتھ بلند کر کے ان قراردادوں کی تائید کی۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ نے کانفرنس میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فریضہ ہے کیونکہ یہ عقیدہ اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کی نجات اسی میں ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے صرف کردیں۔ نماز جمعہ کے بعد کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے شعلہ بیان مقرر مولانا عبدالقیوم حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے مکمل خاتمے کے لئے طالبان طرز کے انقلاب کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے افغانستان میں اپنے مبلغین کو بھیجا تھا تو غازی امان اللہ خان نے ان کی گردنیں اڑا ڈالی تھیں۔ اگر آج یہاں شرعی حکومت ہو تو پاکستان کے قادیانیوں سے بھی یہی سلوک ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری حکومتوں سے امن قائم نہیں ہو سکتا بلکہ امن شرعی حکومت سے قائم ہوگا۔ انہوں نے نواز شریف حکومت کے نفاذ شریعت کے اعلان کو ڈھکوسلا قرار دیا تاہم انہوں نے یہ کہا کہ اگر حکومت واقعی اسلام نافذ کرے تو ہم اس کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا نے اپنے مفصل خطاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے کی وضاحت قرآن پاک میں ۱۰۰ آیات میں کی جبکہ حضور اکرم ﷺ کی ۲۰۰ احادیث میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا گیا۔ حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی چار مدعی نبوت پیدا ہو گئے تھے' جن میں سے اسود عنسی کے مقابلے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ کو بھیجا۔ جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس نے اپنے مخالفین پر بہت تشدد کیا' حضرت حبیب ابن زیدؓ کے جسم کے اعضا کاٹ کے تشدد سے شہید کیا' حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو آگ میں ڈالا گیا' مگر آگ نے ان پر کوئی اثر نہ کیا۔ اس طرح سے چودہ سو سال سے امت مسلمہ جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ انگریزوں نے اپنے مفادات کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا تھا۔ انگریز ہمیشہ اپنے اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نے قادیانی نوازی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ وزیراعظم نواز شریف جب عمرے پر گئے تو وہاں بھی اپنے ہمراہ قادیانیوں کو لے گئے۔ وزیراعظم کا معالج بھی قادیانی ہے۔ قادیانیوں کو گود میں بٹھا کر حکومت کونسی شریعت نافذ کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے آئین پاکستان کے تحت اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا۔ اب اس ملک میں طالبان طرز کا انقلاب آنے سے قادیانیوں کا وہی علاج کیا جائے گا جو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کی امت کا کیا تھا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ جس طرح آج دنیا میں کہیں بھی مسیلمہ کے پیروکار نظر نہیں آتے اسی طرح ایک وقت وہ بھی آئے گا جب روئے زمین پر ایک قادیانی بھی ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا۔

انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ ہوش کے ناخن لے' اقتدار کی کرسی ہمیشہ پاس نہیں رہتی اس لئے نواز شریف کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کا وفادار بننے کی بجائے محمد عربی ﷺ کا وفادار بنے۔ مولانا اللہ وسایا نے عوام پر زور دیا کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صرف کردیں اور ختم نبوت کا چلتا پھرتا اشتہار بن جائیں۔ اگر ہم دنیا و آخرت کی کامیابی اور روز محشر آقائے نامدار ﷺ کے سامنے سرخروئی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتیں تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردینی چاہئیں۔

تمام حاضرین کانفرنس نے دونوں ہاتھ بلند کر کے یہ عہد کیا کہ وہ اپنی تمام صلاحیتیں رد قادیانیت کے لئے وقف کریں گے۔ اس روح پرور کانفرنس کا اختتام شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد کی اختتامی دعا پر ہوا۔

☆☆☆☆☆

مدینہ کالونی سکھر میں قادیانیوں کی شرانگیزی

سکھر (محمد حسین ناصر) سیشن کورٹ

سکھر کے قریب مدینہ کالونی میں قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو ایک گھر نما مسجد بیت الابلال میں بہلا پھسلا کر لایا جاتا ہے اور انہیں مرزائی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور جامع مسجد صدیقیہ کے خطیب کو قادیانیت کے فریب کا پردہ چاک کرنے کی وجہ سے دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ دریں اثنا جمعۃ المبارک کے اجتماع میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیز

سرگرمیوں کے خلاف قرارداد پاس کی گئی ملاحظہ فرمائیں:

آج جمعۃ المبارک کا یہ عظیم الشان اجتماع ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور تبلیغ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور خصوصاً شہر سکھر مدینہ کالونی نزد سیشن کورٹ میں قادیانیوں نے بیت البلال کے نام سے ایک گھر نما مسجد میں سرعام تبلیغ شروع کر دی ہے اور قرب و جوار میں رہنے والے غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر مرزائی بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور مسجد صدیقیہ نزد ریجنٹ کے خطیب کو قادیانیت کا اصل روپ دکھانے پر قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ہم حکومت سندھ خصوصاً ہوم سیکریٹری' ڈی آئی جی سکھر کمشنر سکھر' ڈپٹی کمشنر سکھر' ایس ایس پی سکھر سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سکھر میں ہونے والی قادیانیوں کی سرگرمیوں کو مکمل طور پر ختم کرا کر اپنی قانونی ذمہ داری کا ثبوت دیں ورنہ حالات خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 'سپاہ صحابہؓ پاکستان سکھر' جمعیت علماء اسلام' حرکۃ المجاہدین' محاذ نوجوانان اہلسنت' تحریک تحفظ نظریہ اسلام' مجلس احرار و دیگر تنظیموں کے مرکزی رہنماؤں آغا سید محمد شاہ صاحب' مولانا محمد رمضان نعمانی' مولانا محمد حسین' مولانا قاری جمیل احمد ربانی' مولانا عبداللطیف اشرفی' مولانا محمد رفیق' قاری عبدالحفیظ سکھر نے حکومت سندھ خصوصاً سکھر ڈویژن کی انتظامیہ ڈی آئی جی سکھر' کمشنر سکھر' ڈپٹی کمشنر سکھر' ایس ایس پی سکھر' کو متنبہ کیا ہے کہ کچھ عرصہ سے سکھر جیسے پرامن شہر میں قادیانی ایک بار پھر سر ابھار رہے ہیں اور مدینہ کالونی نزد سیشن کورٹ میں قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور لاعلم سادہ مسلمانوں کو کلمہ کے نام پر دھوکہ دے کر مرزائی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور دوسری طرف سکھر کی انتظامیہ غفلت کی نیند سو رہی ہے۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ کیا سکھر انتظامیہ کا صرف یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ فحاشی کے پروگراموں کی صدارت کریں اور فحاشی کے پروگراموں کے چلانے والے کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان رہنماؤں نے مزید کہا کہ اگر انتظامیہ نے قانون کے مطابق قادیانیت کے خلاف ایکشن نہ لیا تو پھر سکھر کے غیور مسلمان خاتم الانبیاء فخر دو جہاں حضور نبی کریم ﷺ کی ناموس کی خاطر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیں گے اور انشاء اللہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی عزت و ناموس پر کوئی حرف نہیں آنے دیں گے۔ اور پھر جو کچھ بھی سکھر میں ہو اس کی تمام تر ذمہ داری سکھر انتظامیہ پر ہو گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

قادیانیوں کی طرف سے مسجد و قرآن پاک کی شہادت کے خلاف شادی لارج میں مکمل ہڑتال اور احتجاجی جلوس

شادی لارج (محمد صفدر صدیقی)

نوکوٹ کے نواحی چک میں قادیانیوں کی طرف سے مسجد اور قرآن پاک کی شہادت کے خلاف شادی لارج شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و سپاہ صحابہؓ اسٹوڈنٹس شادی لارج کی اپیل پر شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی تمام دکانیں' ٹھیلے' ہوٹل وغیرہ بند رہے اور جامع مسجد شادی لارج سے صبح ۱۰ بجے ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا جس کی قیادت صوفی محمد خان نے کی اس جلوس میں تمام مذہبی اور سیاسی تنظیموں نے حصہ لیا جلوس شہر کا گشت کرتا ہوا صدیق اکبرؓ چوک پر پہنچ کر ایک احتجاجی جلسے کی صورت اختیار کر گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے صوفی محمد خان نے کہا کہ حکومت قادیانی بدمعاشوں کو لگام دے ورنہ مسلمان خود ہی ان سے نمٹ لیں گے۔ انہوں نے حکومت سے ملزمان کی گرفتاری اور ان کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا اس کے بعد محمد صفدر صدیقی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی غنڈہ گردی بند کریں ورنہ ہم ان سے خود ہی نمٹ لیں گے' انہوں نے مزید کہا کہ ایک مسلمان ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس میں مساجد اور قرآن پاک کی آئے دن شہادتیں حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہیں حکومت ملزمان کو گرفتار کر کے جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچائے ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی جلوس دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ واضح رہے کہ جلوس میں مسلم لیگ یوتھ ونگ کے محمد اختر ملک نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

☆☆☆☆☆☆

"ختم نبوت اسلام کا ایک نہایت اہم اور بنیادی تصور ہے' اسلام میں نبوت چونکہ اپنے معراج کمال کو پہنچ گئی لہٰذا اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا۔ اسلام نے خوب سمجھ لیا تھا کہ انسان سہاروں پر زندگی بسر نہیں کر سکتا' اس کے شعور ذات کی تکمیل ہوگی تو یونہی کہ وہ خود اپنے وسائل سے کام لینا سیکھے' یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اگر دینی پیشوائی کو تسلیم نہیں کیا یا موروثی بادشاہت کو جائز نہیں رکھا یا بار بار عقل اور تجربے پر زور دیا عالم فطرت اور عالم تاریخ کو علم انسانی کا سرچشمہ ٹھہرایا تو اس لئے کہ ان سب کے اندر یہی نکتہ مضمر ہے۔ یہ سب تصورات خاتمیت ہی کے مختلف پہلو ہیں..... ہم نے ختم نبوت کو مان لیا تو گویا یہ عقیدہ بھی مان لیا کہ اب کسی شخص کو اس دعوی کا حق نہیں پہنچتا کہ اسے علم کا تعلق چونکہ کسی مافوق سرچشمہ سے ہے لہٰذا ہمیں اس کی اطاعت لازم آتی ہے' خاتمیت کا تصور ایک طرح کی نفسیاتی قوت ہے' جس سے اس قسم کے دعووں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔" (ماخوذ: علامہ اقبالؒ کا پانچواں خطبہ' تشکیل جدید الٰہیات)

فرقہ واریت کی آڑ میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کا قتل افسوسناک ہے

علمائے کرام کے قتل میں ملوث افراد کا گرفتار نہ کیا جانا اگلے واقعات کو جنم دیتا ہے

حکومت غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کر قاتلوں کو قرار واقعی سزا دے

مولانا خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مفتی نظام الدین شامزئی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کا مولانا شعیب ندیم اور ان کے ساتھیوں کے قتل پر اظہار مذمت

کراچی (پ ر) مولانا شعیب ندیم اور ان کے ساتھیوں کو قتل کر کے ملک میں جاری خانہ جنگی اور فرقہ واریت کی آگ کو مزید بھڑکانے کے لئے جلتی پر تیل کا کام کیا گیا ہے۔ حکومت اس معاملہ میں سنجیدہ نہیں ہے' آج تک کسی عالم دین کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا گیا یہی وجہ ہے کہ دہشت گرد مسلسل علماء کے قتل عام میں مصروف ہیں اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ نفاذ شریعت کی کوششوں کو جب ہی کامیابی نصیب ہوگی جب شریعت کی تشریح کرنے والے علماء کا قتل عام رکے گا اور علماء چین کا سانس لے سکیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد' نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مجلس تعاون اسلامی کے سربراہ اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی' جامعہ بنوری ٹاؤن کے چانسلر ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی سعید احمد جلالپوری' مولانا عطاء الرحمٰن' مولانا امداد اللہ نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کا بھی مطالبہ کیا۔

ممتاز عالم دین مولانا قاری محمد عبداللہ انتقال فرما گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

تونسہ شریف (نمائندہ خصوصی) تحصیل تونسہ شریف کے ممتاز عالم دین' عالم باعمل' یادگار سلف' ختم نبوت کے شیدائی حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ تونسوی گزشتہ دنوں طویل علالت کے بعد تقریباً ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ اور چار صاحبزادیاں چھوڑیں۔ مرحوم کے اولاد نرینہ نہ تھی' مرحوم انتہائی دیندار انسان تھے' اسلامی احکامات پہ خود بھی سختی سے کاربند تھے اور دوسروں کی طرف سے کسی قسم کی کوتاہی پر شدید ناراض ہو جاتے' مرحوم کو اکابرین ختم نبوت خصوصاً امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے خاص عقیدت و نسبت تھی اور شاہ صاحب کا تذکرہ کرتے ہی ان کی آنکھوں سے موتی گرنے لگتے تھے۔ اور شاہ صاحبؒ نے قاری صاحب مرحوم کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے کر ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست اپنی حقیقی اولاد کی طرح کیا تھا۔ اور ان کی شادی بھی شاہ صاحبؒ نے اپنے ایک خاص مرید کے ہاں دواڑی کے علاقہ میں کرائی تھی۔ مرحوم اپنے آخری دنوں میں تحصیل تونسہ شریف میں اپنے بڑے داماد حضرت مولانا عبدالعزیز خان لاشاری کے ہاں قیام پذیر تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علاقے کے علماء کرام' حفاظ کرام اور عوام نے شرکت کی اور انہیں علاقہ کے مشہور قبرستان غریب شاہ میں دفن کیا۔ مرحوم نے اپنے پسماندہ علاقہ میں دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے ایک دینی مدرسہ بھی قائم کیا اور جس کی نسبت اپنے مربی خاص حضرت امیر شریعت کی طرف کرتے ہوئے اسی دینی ادارے کا نام ﴿جامعہ عطاء العلوم﴾ رکھا جو اپنے محدود وسائل کے باوجود علاقے میں دین کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین حضرت خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' رانا محمد انور' مولانا محمد اشرف کھوکھر اور دیگر تمام جماعتی احباب نے مولانا قاری محمد عبداللہ مرحوم کے انتقال پر ان کے بڑے داماد اور ختم نبوت کے سابق مبلغ مولانا عبدالعزیز لاشاری سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

بقیہ : نیا خطرناک فتنہ

ہے اور شروع مضمون میں جو سوالات ہیں ان کے تشفی جوابات ہیں۔ لہذا علماء' مفکرین' قائدین' اہل علم و دانشور' خطباء' داعیان اسلام' افراد ملت غرضیکہ ہر طبقہ کے مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنا اپنا کردار ادا کریں اور اس خطرناک فتنے کی سرکوبی کریں اور ہر میدان میں اس کی مذمت کریں' بے خبروں کو دشمن کے ناپاک عزائم سے آگاہ کریں اور ہر اسٹیج سے اس کے خلاف آواز اٹھائیں' خواب غفلت سے بیدار ہو کر اللہ کے دین کی مدد و نصرت کریں' اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹ

خود اس کی تحریرات کی روشنی میں

کسی شخص کا اپنی بات میں جھوٹا ہونا ایسی برائی ہے جس کے برے ہونے پر ساری دنیا متفق ہے۔ جھوٹ بولنے والا شخص کسی بھی معاشرہ میں کبھی بھی باعزت مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم میں جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کا اعلان کیا گیا ہے (آل عمران ۶۱) خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے ﴿جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں﴾ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۶ روحانی خزائن ۲۲/ ۴۵۹) اور ایک جگہ لکھا ہے ﴿جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں﴾ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۹ روحانی خزائن ۱۷/ ۵۶) ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض وہ تحریرات نقل کی جارہی ہیں جو قطعاً خلاف واقعہ اور من گھڑت ہیں انہیں پڑھ کر قارئین باآسانی یقین کرلیں گے کہ ایسا جھوٹا شخص نبی یا ولی تو کیا وہ تو شریف لوگوں کے زمرہ میں بھی داخل کرنے کے لائق نہیں ہے۔

!!!...... ﴿اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں﴾ (تحفۃ الندوہ ص ۵ روحانی خزائن ۱۹/ ۹۸)

☆...... یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے' ساری دنیا کے مرزائی مل کر بھی قیامت تک قرآن کریم کی کوئی ایسی آیت نہیں دکھا سکتے جس کا ترجمہ یہ ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی ﴿ابن مریم﴾ ہے اس تحریر میں خود مرزا غلام احمد نے اپنے جھوٹے ہونے کا صاف اعلان کردیا ہے۔

!!!...... ﴿تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ' مدینہ اور قادیان﴾ (ازالہ اوہام ص ۷۷ روحانی خزائن ۳/ ۱۴۰)

☆...... قرآن کریم پڑھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ﴿قادیان﴾ نام کے کسی شہر کا ذکر قرآن کریم میں کسی جگہ نہیں ہے' یہ قرآن پر افتراء اور بہتان ہے۔

!!! ﴿تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے﴾ (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن ۲۰/ ۲۰۷)

☆...... جھوٹ بالکل جھوٹ! قرآن کریم' کتب سابقہ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر صریح بہتان عظیم ہے' کسی بھی نبی سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔

!!!...... ﴿بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کی رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کذب عنداالعقل ممتنع ہے۔﴾ (کتاب البریہ حاشیہ' روحانی خزائن ۱۳/ ۲۰۵'۲۰۶)

☆...... العیاذ باللہ! جھوٹ کی بھی انتہا ہوگی' حدیث متواتر تو کجا کسی حدیث صحیح میں بھی چودھویں صدی میں ﴿مسیح موعود﴾ کے آنے کی کوئی خبر موجود نہیں ہے مگر دیکھئے کیسی بے شرمی سے جھوٹ بولا گیا۔

!!!...... ﴿کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔﴾ (ایام الصلح روحانی خزائن ۱۴/ ۳۹۴)

☆...... سچ ہے ﴿دروغ گورا حافظہ نباشد﴾ (جھوٹوں کو اپنی باتیں یاد نہیں رہتیں) ہم کیا ثابت کریں خود مرزا غلام احمد نے اپنے قلم سے یہ ثابت کردیا ہے کہ انہوں نے فضل الٰہی نامی ایک شخص سے قرآن کا سبق نہیں بلکہ اسباق پڑھے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں ﴿جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔﴾ (کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۴۸ خزائن ۱۳/ ۱۷۹)

نمونہ کے طور پر مرزا قادیانی کے چند جھوٹے پیش کئے گئے' ورنہ اس کی تحریروں میں بے شمار جھوٹ موجود ہیں

اب آپ فیصلہ خود کریں کہ!

کیا ایسا جھوٹا شخص نبی اور رسول ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس کو نبی اور رسول ماننے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

ختمِ نبوت کانفرنس

۱۷ سترھویں سالانہ

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیرِ مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۹۹۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۳۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۷۸۰۳۳۷	۲۱۲۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان